



پندرہواں اجلاس

مرکاری رپورٹ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۹۹۹ء افروری ۱۹۹۹ء بر طبق ۳۰ شوال ۱۴۱۹ھ بروز بده

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی ملاوت قرآن پاک و ترجیح وقتہ سوالات۔	۵
۲	رخصت کی درخواستیں۔	۶
۳	زیر و آور۔	۳۷
۴	ججاح یونیورسٹی کوئن کا مسودہ قانون نمبرا۔	۳۸
۵	(متعلقہ اسینڈنگ کمیٹی کے پردازیاں)	۵۵
۶	قرارداد نمبر ۳ عبدالغفور گلمتی نے پیش کی۔ (قرارداد منظور کی گئی)	۵۶

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پندرھواں اجلاس مورخ ۱۹ فروری ۱۹۹۹ء بہرطابی ۳۰ شوال ۱۴۱۹ ہجری (بروز بده) بوقت (دوپہر) ۱۱۔۴۵ منٹ پر زیر صدارت جناب میر عبدالجبار خان اپنے کر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کو سیدھی میں منعقد ہوا۔

جناب اپنے کر: السلام علیکم

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

الرَّحْمَنُ عَلِمَ الْقُرْآنَ هُوَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ هُوَ عَلِمَهُ الْبَيَانَ هُوَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ  
عَمَّا يَنْهَا بِهِ وَالنَّجْمُ وَالنَّجْمُ كَيْنَجْدَانِ هُوَ السَّمَاءُ رَفِعَهَا وَوَضَعَ الْمُيْزَانَ هُوَ أَلَّا  
تَطْغُوا فِي الْمُيْزَانِ هُوَ وَأَقِيمُوا النَّوْرَنْ بِالْقِنْطَرَ وَلَا تُخْسِنُ وَالْمُيْزَانُ هُوَ  
ترجمہ - رحمن (الله تعالیٰ) ہی نے (اپنے بندوں کو) قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی  
(الله) نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند (طلوع اور غروب ہونے  
کے لئے اللہ کے قانون کے مطابق) ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت  
سب (الله ہی کے آئے) سجدہ ریز ہیں۔ آسمانوں کو اسی نے بند کیا اور (دنیا میں عدل و  
النصاف کے لئے) اسی نے میزان (ترانو) قائم کر دی تاکہ تم تو نے میں گز بونہ کرو انصاف  
کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تو کو اور ترازو میں ڈھنڈی نہ مارو۔ واعلمينا الابلاغ۔ (سورہ

X سوال نمبر ۲۹۱ عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

۱۳ اگست ۱۹۹۸ء سے تا حال ملکہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام فسلک ملکہ جات / اداروں سے تبادلہ شدہ آفیسران / الیکاران کے نام، عہدہ، گرید، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز تبادلہ شدہ آفیسران / الیکاران اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ تفصیل دی جائے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل برائے وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ:

جواب مختینم ہے لہذا اسمبلی لاہور یہی میں ملاحظہ فرمائیں۔

X سوال نمبر ۲۹۲ عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی مکملوں اور اس سے فسلک ملکہ جات / اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء سے تا حال ملکہ متعلقہ اور اسی فسلک ملکہ جات / اداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسران / الیکاران کے نام، ولدیت، گرید، عہدہ، جائے تعیناتی، ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتحاری کا نام و عہدہ بعد بھرتی قانون و قواعد اور شہری تفصیل بھی دی جائے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل برائے وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ:

(الف) یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے سرکاری ملازمتوں پر پابندی عائد تھی۔

(ب) ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء سے تا حال ملکہ ملازمتہاء و امور انتظامیہ کے تحت بھرتی کئے گئے آفیسران / الیکاران کے نام، ولدیت، گرید، عہدہ، جائے تعیناتی، ضلع رہائش، نیز بھرتی کنندہ مجاز

اتخاری کا نام، عہدہ بعد بھرتی قانون و قواعد اور شہر کی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جناب اپسیکر: جزاک اللہ۔ وفقہ سوالات۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب کورم پور انہیں ہے۔

جناب اپسیکر: کورم پورا ہے سختی بجادیں مجرم صاحبان آجائیں گے۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر ۲۹ پر کوئی سختی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا اس میں ایک سختی ہے کہ ایک آفیسر وہاں ایک

مہینہ بھی رہ چکا ہے دو ماہ بھی رہ چکا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب اپسیکر: نام لیں کون سافر ہے اور اس کی کیا پوسٹ ہے؟

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس کی مثال ڈپی کمشز خضدار ہے میں دن چیف فخر

سیکریٹری رہا ہے اس کے بعد اس کا تبادلہ کیا گیا ہے اور اس میں کئی اور بھی ہیں ڈپی سیکریٹری کوئی، ایک

ہاں اس کے بعد اس کا تبادلہ ہوا۔ اس کے بعد ڈپی کمشز کو ہلو ۹ دن رہا ہے اس میں جناب والا نہیں یہ

پتہ نہیں چل رہا ہے کہ ۹ دن بعد ایک ڈپی کمشز کا وہاں سے تبادلہ ہوتا ہے اور واپس ۹ دن کے بعد تبدیل

کر دیا جاتا ہے ہتایا جاتا ہے اسکی کیا وجہ ہے اگر وہ اتنے نااہل ہیں اسکے آڑو رکیوں کے جاتے ہیں۔

جناب اپسیکر: دیکھیں جعفر خان صاحب پوچھتے ہیں کہ تیزی سے سرفت سے افران کے

تبادلے کیوں کئے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ): واقعی یہ جلدی میں افران کے تبادلے ہوتے

ہیں غلط بات ہے آفیسر کو اپنا نیمور پورا کرنا چاہئے تاکہ وہ اپنی کار کردگی دکھا سکے لیکن بعض جگہ پر

انتظامی مجبوریاں بھی پڑ سکتی ہیں کوئی مسئلہ آ جاتا ہے اس کی وجہ سے تبادلہ کرنا پڑتا ہے عام طور پر یہ صحیح

ہے کہ اس کو اپنا نیمور پورا کرنے دیا جائے ایک آدھ کیس میں ایسا ہوا ہے اس میں انتظامی مجبوریاں بھی

پڑ جاتی ہیں کچھ پٹیکل مجبوریاں چیز آ جاتی ہیں اس سے بھی ہم انکار نہیں کر سکتے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا یہ ایک نہیں بلکہ آپ کا دیا ہوا ساری لست اسی

طرح ہے اس میں پانچ مہینے، کسی کو ایک ماہ۔ یہ ساری لست دیکھیں اس کو چیک کریں اگر اتنا نااہل افر ہے۔ یہ تبادلے کیوں ہوتے ہیں سیاسی وجہ کہنے کے سیاسی طور پر اس کے تبادلے ہوتے ہیں اگر وزیر کا بات مانا جاتا ہے یہ جتاب والا کب تک چلے گا۔ (مغلت)

میر عبدالکریم نوشیر والی (وزیر)؛ جتاب والا سردار صاحب نے کہا ہے یہ کب تک چلے گا یہ تین سال تک چلے گا نمبر دو شہزادو ہم نے تبدیل کیا۔ تو آپ نے فوراً کہا اس کو واپس کر دو تو ہم نے واپس کر دیا یہ تو سارے آپ کے کہنے پر کئے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: یہ ایک سے کیا ہو گا یہ ساری لست آپ دیکھیں۔

جناب اسپیکر: جعفر خان صاحب آپ بتا دیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ)؛ جتاب والا میں نے ان کا پواسٹ نوٹ کر لیا ہے انہوں نے نحیک بولا ہے کہ جلدی میں تبادلے نہیں ہونے چاہئیں آدمیوں کو پوسٹوں پر رہنے دیا جائے انشاء اللہ یہ کوشش کریں گے۔ واقعی اس میں کافی پوشیکل پریشر بھی آ جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: نحیک ہے۔

X ۵۱۲ سردار محمد اختر مینگل (بتوسط پرس موسیٰ جان)؛

کیا وزیر ملازمت ہاء و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۲۹ نومبر ۱۹۹۸ء سے تا حال مکمل متعلقہ میں گرید ایک تا گرید ۲۰ کل کس قدر آفیسر ان اہلکاران کا تبادلہ ہوا ہے۔ اور انہیں اُنی اے۔ ذی اے کی مد میں کل کس قدر رقم ادا کی جائی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

برائے وزیر ملازمت ہاء و امور انتظامیہ شیخ جعفر خان مندو خیل:

جواب حتمیم ہے لہذا اسیلی لا بحریی میں ملاحظہ فرمائیں۔

X ۵۳۶ ڈاکٹر تارا چند: ۲۱ نومبر ۱۹۹۸ء کو مورخ ہوا۔

کیا وزیر ملازمت ہاء و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

سرکاری ملازمتوں کی تقریروں پر سے پابندیاں اٹھانے سے لے کر تا حال محکمہ متعلقہ اور اس کے ماتحت محکموں میں محکمہ واری تعداد فی آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔ نیزان آسامیوں پر تقریری کے اہل امیدواروں کے نام، تعداد آسامی کی محکمہ وار تفصیل دی جائے۔ نیزان تقریروں میں اقلیتی کوشہ پر کس قدر عمل درآمد کیا گیا ہے۔ تقریر شدہ اقلیتی امیدواروں کے نام و عہدہ کی تفصیل بھی دی جائے۔ وزیر ملازمتہاء و امور انتظامیہ:

سرکاری ملازمتوں کی تقریروں پر سے پابندی اٹھانے سے لے کر تا حال محکمہ ملازمتہاء میں کوئی نئی آسامی تخلیق نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی نئی تقریری عمل میں آئی ہے۔ نیز اقلیتوں کے لئے سروں روڑ میں کوئی علیحدہ کوئی مختص نہیں ہے۔ اور ملازمتوں میں بغیر تمیز نہ ہب، قوم سب کو یکساں حقوق حاصل ہیں۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر ۵۳۶ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

ڈاکٹر تارا چندر: جناب والا جواب میں ہے کہ اقلیتوں کے لئے کوئی ہاتھ مختص نہیں ہے۔ اور ملازمتوں میں بغیر تمیز نہ ہب سب کو یکساں حقوق حاصل ہیں۔ جناب اپسیکر صاحب میرے پاس پاکستان کے آئین کی کاپی رکھی ہوئی ہے میرے سامنے ہے پہلک سروں کمیشن کی کاپی رکھی ہوئی ہے۔ اس میں واضح دیا گیا ہے کہ اس میں باقاعدہ اقلیت کا کوئی دیا گیا ہے۔ اور جو وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ اس میں کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: جس ڈاکٹرنٹ میں کوئی دیا گیا ہے وہ آپ رکھائیں۔ (مداخلت)

جناب اپسیکر: ان کو بعد میں پیش کر دیتا۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر): گھر چھوڑ آئے ہیں۔

ڈاکٹر تارا چندر: گھر میں نہیں ہے میرے پاس ہے۔

جناب اپسیکر: جعفر صاحب یہ سوال ہے کہ اقلیتوں کا کوئی کیوں نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ): جناب والا آئین میں کوئی کوئی نہیں ہے اس کا وہ

متن پڑھ لیں۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر) : جناب یہ کوئی سیکولر ملک نہیں ہے یہاں یہ رت پر ہے۔  
ڈاکٹر تارا چند : جناب وہ پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں آپ ان کو روکیں۔  
میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر) : آئین میں نہیں ہے۔

ڈاکٹر تارا چند : جناب وہ تو آئین سے بغاوت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر : نہیں ایسی بات نہیں ہے یہاں کی عادت ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) : جناب میں یہ بتا رہا ہوں اور میرا جواب اب بھی  
یہ ہے کوئی مخصوص کو نہیں ہے۔ اقیتوں کے لئے نہیں ہے ان کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں۔ جیسے کہ ہم  
لوگوں کو یہ حقوق حاصل ہیں سرومن میں جیسا کم مسلمان کو حاصل ہیں۔

ڈاکٹر تارا چند : جناب میرے سامنے کاپی رکھی ہوئی ہے میرے پاس ہے میں proof کے  
ساتھ بات کرتا ہوں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) : آپ پڑھ لیں۔

ڈاکٹر تارا چند : اس میں یہ ہے کہ مملکت کے جائز حقوق اور مناداں کا جن میں وفاقی مملکت  
اقیتوں کے جائز حقوق کا جن میں وفاقی اور صوبائی طازتوں میں ان کی مناسب نمائندگی شامل ہے  
تحفظ کرے گی کہاں مناسب نمائندگی دیتے ہیں جتنی بھی بھرتیاں ہوئی ہیں ہمیں کوئی تو دکھائے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) : یہ کوئی نہیں ہو گیا یہ مناسب نمائندگی ہے۔

ڈاکٹر تارا چند : میں نے جوانپے دور میں بھرتی کی۔ اس میں نمائندگی تو دینی چاہئے نمائندگی کا  
مقصد یہ ہے کہ اگر آپ ۱۰۰٪ بھرتی کرتے ہیں ان میں سے ہمارا ایک تو بھرتی کریں۔ سردار غار علی  
ہزارہ کے پاس میں ایک آدمی کے لئے ۱۰۰٪ ادفعہ گیا وہ پہلے سے لگا ہوا ہے اس کو تھوڑا پر موشن دیں  
آپ اتنے لوگوں کو promotion دے رہے ہیں بطور ایس ایس ای۔ اگر ہمارے دو آدمی لگائے تو  
کوئی آسان نہیں ٹوٹ جائے گا ابھی اور میں با تم بتاؤں گا تو وہ پتہ نہیں آپ حذف کر دیں گے میں

نہیں بتاتا چاہتا یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** نہیں بتائیں اس کامیں نے انکار نہیں کیا ہے آپ کے آدمی ہو جائیں گے۔ (مداخلت)

**جناب اسپیکر:** دیے مندو خیل صاحب یہ درست ہے کہ مناسب نمائندگی کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ ان کا کچھ حق ہے ان کو دینا چاہئے آپ اس کو نوٹ کر لیں اور آئندہ دیکھ لیں۔

**ڈاکٹر تارا چند:** اگر وہ یقین دہانی کر دیں تو ہم بیٹھ جاتے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** یہ میں حکومت کی طرف سے assurance دیتا ہوں کہ ان کو تم نمائندگی دیں گے انشاء اللہ۔

**جناب اسپیکر:** صحیح ہے شکر یہ۔

#### X ۱۷۵ پنس موسیٰ جان:

کیا وزیر ملازمت ہاء و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

جولائی ۱۹۹۸ء کے بعد صوبہ کے مختلف اضلاع اور تحصیلوں کے بالترتیب کمشز، ڈپی کمشز، استفت کمشز اور تحصیلدار و نائب تحصیلدار ان کو کون و جو بات کی بنا پر ٹرانسفر کئے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل برائے وزیر ملازمت ہاء و امور انتظامیہ:**

جواب ضمیم ہے لہذا اسکلی لا بھر بری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اسپیکر:** سوال نمبر ۱۷۵ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمیم سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

**پنس موسیٰ جان:** جناب والا میرا جو سوال تھا کہ مختلف اضلاع میں کمشز، ڈپی کمشز اور تحصیل دار اور نائب تحصیل دار مجاز جن کی تفصیل مسئلہ ہے یخچے انہوں نے کہا کہ اس کے بارے میں مجاز اتحاری وضاحت کر سکتی ہے یعنی وہ کہہ رہے ہیں کہ بورڈ آف ریونیون ان کا مجاز اتحاری ہے وہ آپ کو جواب دیں گے تو یہ اتحاری وہ کے بعد سے اب تک کمشز، ڈپی کمشز، استفت کمشز، تحصیل دار، نائب تحصیل

دار جو ہیں کوئی ۲۸ تبدیل ہوئے ہیں کیا حکومت یہ بتاسکتی ہے کہ سب نے اتنی بڑی ملٹی کی ہے کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ مجاز اتحاری وہ چیف فسٹر صاحب کو ہے میں بھی جانتا ہوں کیا ان سب لوگوں نے اتنی زیادتیاں کی تھیں کہ اتنی کم مدت میں ان کے تباہ لے کر دیے۔

**میرفتح علی عمرانی:** جناب والا پا ایک آف آرڈر۔ پہلے ایجنسڈ ادوون تین دن پہلے ملتے تھے ہم اسپلی میں تیاری کر کے آتے تھے اب ایجنسڈ ملتا ہے نیبل پران میں لکھا ہوتا ہے کہ سوال خیم ہے لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں ابھی ہم اسپلی میں بنیخیں یا لاہوری میں ملاحظہ کر کے آئیں۔ پھر ہم خیم سوال یہاں آ کر کریں۔

**جناب اپیکٹر:** اس میں قواعد کا آپ کو علم نہیں ہے یہ تین دن قبل آپ کو circulate ہو جائے ہیں اور لاہوری میں پہنچ جاتا ہے۔

**میرفتح علی عمرانی:** نہیں ملتا ہے یہ اجلاس میں صرف نیبل پر ہوتا ہے

**X سوال نمبر ۵۰۸ پرنس موسیٰ جان:**

کیا وزیرِ محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے۔ سال ۹۸-۹۷ اور ۹۹-۹۸ کے دوران محدود متعلقہ کے زیرِ انتظام مکمل کس قدر ہسپتال، ڈپ سنسری، اسکول، ٹریننگ سینٹر، لیبر کالونی و دیگر تعمیراتی کام ہوئے۔

(ب) مذکورہ تعمیراتی کام کی نوعیت، تاریخ آغاز کام، نام مہکیدار، اخباری تشبیہ مع تاریخ نیز نیذردوں میں شریک شدہ مہکیداروں کے نزدیک ممونہ جات کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیرِ محنت و افرادی قوت:**

(الف) نظامتِ محنت کے تحت سال ۹۸-۹۷ اور ۹۹-۹۸ میں کوئی تعمیراتی کام نہیں ہوا۔

(ب) نظامتِ محنت کے تحت کوئی تعمیراتی کام نہیں ہوا۔

**X ۵۰۹ پرنس موسیٰ جان:**

کیا وزیرِ محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۸-۹۹ اور ۹۹-۲۰۰۰ء کے دوران مکملہ متعلقہ کے زیر انتظام تعمیر کردہ ہسپتال، ڈپنسری، اسکول، ہاپنل، ٹریننگ سینٹر وغیرہ تعمیراتی کاموں کے لئے اراضی حکومت نے فراہم کی گئی؟

(ب) نیز اگر یہ اراضی پر ایسویت خریدی گئی ہے تو مالک اراضی کا نام بعد ولدیت اراضی کا کل رقبہ ادا شدہ رقم، بزرخ اراضی کی مربع فٹ اور اخباری تشریح، بمعنی تاریخ کی تفصیل دی جائے۔

**وزیر محنت و افرادی قوت:**

(الف) سال ۹۸-۹۹ اور ۹۹-۲۰۰۰ء کے دوران ادارہ ہذا میں کوئی تعمیراتی کام نہیں ہوا۔

(ب) چونکہ مذکورہ مدت کے دوران کوئی تعمیراتی کام نہیں ہوا۔ اس لئے تفصیل غیر متعلق ہے۔

X ۳۶۲ عبدالرحیم خان مندو خیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):  
کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا ۲۹ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی حکاموں / اور اس سے مسلک مکملہ جات اداروں / میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر یہ (الف) کا جواب اثبات میں تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا حال مکملہ متعلقہ اور اس سے مسلک مکملہ جات اداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسر ان / اہلکاران کے نام، ولدیت، گرید، عہدہ جائے تعیناتی، ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ جواز اتحاری کا نام و عہدہ بمعنی بھرتی قانون و قواعد اور تشریکی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:**

(الف) درست ہے۔

(ب) تفصیل درج ہے۔

بھٹکی کندھو جا ز تھاری  
خلی رہائش مگر تی کندھو جا ز تھاری  
بھٹکی دی قیانی خلی رہائش مگر تی کندھو جا ز تھاری  
بھٹکی دی قیانی خلی رہائش مگر تی کندھو جا ز تھاری  
بھٹکی دی قیانی خلی رہائش مگر تی کندھو جا ز تھاری  
بھٹکی دی قیانی خلی رہائش مگر تی کندھو جا ز تھاری

دہشت

گریدہ  
مودہ

جائے قیانی  
خلی رہائش

وزیر اعلیٰ بلوچستان پر ریویہ پاک سروں کی میش

بلوچستان آسامیاں مشتمل کیں اور جگہ مخصوصہ  
بندی و قریات کے حوالہ بھری قوانین کے مطابق

بھری کے کے

زبت

"

خداون

"

پلانگ آفیر  
پلانگ آفیر

بی۔۱۲

غم عارف  
غدا بخش

نادر شیر  
نصر شاہین

بی۔۱۳

بی۔۱۴

**جناب اپنیکر:** سوال نمبر ۳۶۲ کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب انہوں نے جو بھرتی کیا ہے کیا اس کا اخبار میں کوئی اشتہار دیا ہے۔ اخبار میں تو اشتہار دینا ہوتا ہے۔

**جناب اپنیکر:** یہ تو لکھا ہوا ہے کہ آسامی مشتری گئی باں پیلک سروس کمیشن کا تو اشتہار ہوتا ہے سب کا ہوتا ہے اس میں اسکی کوئی بات نہیں ہے میں ان کی طرف سے جواب دیتا ہوں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):** جناب اب تو حکومت کی پالیسی ہے پیلک سروس کمیشن والے تو اشتہار دیتے ہیں وہ تمام اخبارات میں دیتے ہیں اگر آپ کو کاپی کی ضرورت ہوگی وہ ان سے منگو اکر دکھادیں گے۔

**حاجی علی محمد نو تیزی:** جناب انہوں نے اخبار میں نہیں دیا ہے وہ دکھائیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):** جناب پیلک سروس کمیشن نے توہر صورت میں دینا ہے۔

**حاجی علی محمد نو تیزی:** جناب کوئی وہ اخبار نہیں دکھائیں کوئی گناہ اخبار میں نکلا ہے تین بڑے اخبار ہیں کوہستان، مشرق، جنگ اس میں دکھائیں۔

**جناب اپنیکر:** نو تیزی صاحب میں عرض کروں کہ یہ پیلک سروس کمیشن کو جو پوچھیں آتی ہیں ان پر پابندی ہے اخبار میں لازم دینا ہوتا ہے۔ ان کو دکھادیتا۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):** میں محترم میر صاحب کو تسلی دیتا ہوں کہ اخبارات میں اشتہار دیے گئے ہیں اس کی کاپی میں منگا کر دکھادوں گا۔

**حاجی علی محمد نو تیزی:** جناب انہوں نے یہ لکھا ہے کہ وقار الزمان، وقار زمان خیالی، خدا بخش، نصیر شاہین۔ ان کے متعلق اشتہار آپ دکھائیں پیلک سروس کمیشن کاریکار ڈکھائیں۔

**جناب اپنیکر:** یہ آپ ان کو دکھادیتا۔ صحیح ہے جی۔

**حاجی علی محمد نو تیزی:** جناب اسکلی میں تو یہ کہتے ہیں اس کے بعد کچھ نہیں ہوتا ہے اسی طرح

انکھوریت آف سائینز پولچٹان میں درج ذیل آئیورن/ایمہارن کا جائزہ مدار جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام بمعنی عمدہ	کریئر	حقاً ہبادلہ	حقاً تعیناتی	صلح برداشت	سائب آسائی پر مرتعیناتی
۱۔	شیرین خان ڈاکٹر یکمہ پیر و پیٹر	لبی۔ ۱۹	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ
۲۔	سعید ناق خان ڈاکٹر یکمہ پیر	لبی۔ ۱۷	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ
۳۔	محمد اخفر پاشا پرستیں	لبی۔ ۸	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ
۴۔	غلام رمول چیف انسرکرو	لبی۔ ۷	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ
۵۔	حس ایعنی واس پرستیں	لبی۔ ۶	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ
۶۔	شاہزادگی چیف انسرکرو	لبی۔ ۶	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ
۷۔	عید افسوچیف انسرکرو	"	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ	کوئنہ
۸۔	آصف قدر ویں سائینز کرو	لبی۔ ۶	خندمار	خندمار	خندمار	خندمار

۱۰	انفار احمد	جنریز اپکار آف مائیز	"	چھے کوئنہ	شمالی سال
۹	شققت فیاض	جنریز اپکار آس سیکورٹ (تھاہر)	بی۔ ۷۶	کوئنے سے چھے	جنریز اپکار آف مائیز
۸	امجد حسین	ماجیز ریکو اپڈیٹ پر نہنڈن	"	کوئنے سے قلات (بتا کونہ)	جنریز اپکار آف مائیز
۷	امجد حسین	ماجیز ریکو اپڈیٹ پر نہنڈن	"	کوئنے سے قلات (بتا کونہ) کے کوئے	جنریز اپکار آف مائیز
۶	امجد حسین	ماجیز ریکو اپڈیٹ پر نہنڈن	"	کوئنے سے قلات (بتا کونہ) کے کوئے	جنریز اپکار آف مائیز
۵	امجد حسین	ماجیز ریکو اپڈیٹ پر نہنڈن	"	کوئنے سے قلات (بتا کونہ) کے کوئے	جنریز اپکار آف مائیز
۴	امجد حسین	ماجیز ریکو اپڈیٹ پر نہنڈن	"	کوئنے سے قلات (بتا کونہ) کے کوئے	جنریز اپکار آف مائیز
۳	امجد حسین	ماجیز ریکو اپڈیٹ پر نہنڈن	"	کوئنے سے قلات (بتا کونہ) کے کوئے	جنریز اپکار آف مائیز
۲	امجد حسین	ماجیز ریکو اپڈیٹ پر نہنڈن	"	کوئنے سے قلات (بتا کونہ) کے کوئے	جنریز اپکار آف مائیز
۱	امجد حسین	ماجیز ریکو اپڈیٹ پر نہنڈن	بی۔ ۱۸	کوئنے سے لوار الائی	امکار آف مائیز

- ۱۔ محمد روناں دارالیس آپریٹر  
بہتر شمارہ نام  
بی۔۷ پچھے شاہرگ  
کریم خاتم بنا بر مثا عینی  
بی۔۸ شاہرگ سے پھے  
جعفر آباد  
مشیر بخش  
ساقیہ آسامی پرہرص عینی  
بی۔۹ سمجھی سے کوئی  
بی۔۱۰ کوئی نجی  
بی۔۱۱ سال ۲۴  
بی۔۱۲ سال ۲۳  
بی۔۱۳ سال ۲۲  
بی۔۱۴ سال ۲۱  
بی۔۱۵ سال ۲۰  
بی۔۱۶ سال ۱۹  
بی۔۱۷ سال ۱۸  
بی۔۱۸ سال ۱۷  
بی۔۱۹ سال ۱۶  
بی۔۲۰ سال ۱۵  
بی۔۲۱ سال ۱۴  
بی۔۲۲ سال ۱۳  
بی۔۲۳ سال ۱۲  
بی۔۲۴ سال ۱۱  
بی۔۲۵ سال ۱۰  
بی۔۲۶ سال ۹  
بی۔۲۷ سال ۸  
بی۔۲۸ سال ۷  
بی۔۲۹ سال ۶  
بی۔۳۰ سال ۵  
بی۔۳۱ سال ۴  
بی۔۳۲ سال ۳  
بی۔۳۳ سال ۲  
بی۔۳۴ سال ۱



- ۱- نہیں شد نام بکھر مدد  
 شیر کی خالی اور کوئی پیر و پیش  
 میں احمد اس بہبود کو تھا  
 " کہ تو را بھائی کیوں  
 ریشمیں نہیں کیا تھا  
 فنا لامور کر مل جائیں گے "
- ۲- کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی
- ۳- کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی
- ۴- کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی
- ۵- کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی
- ۶- کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی
- ۷- کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی  
 کوئی کوئی

لوگوں کے حصہ مارے جاتے ہیں۔

جناب اپسیکر: وہ لارہے ہیں آپ کو دکھائیں گے۔

X ۲۸ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):  
کیا وزیرِ محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۱۳ اگست ۱۹۹۶ء سے تا حال محمد متعلقہ اور اس کے زیرِ انتظام فسلک محمد جات / اداروں  
سے تبادلہ شدہ آفیسران / الیکاران کے نام، عہدہ، گرید، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ، اور وضع رہائش  
کیا ہے۔ نیز تبادلہ شدہ آفیسران / الیکاران اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے تفصیل  
دی جائے۔

وزیرِ محنت و افرادی قوت:

نظامت افرادی قوت و تربیت بلوچستان

۱۴ اگست ۹۶ء تا حال مندرجہ ذیل آفیسران / الیکاران کے تبادلے کئے گئے۔

Asemb 10 کی فائل کی نیشنل صفحہ نمبر ۱۰ کی یہاں آئے گی

جناب اپسیکر: یہ دلار میں ہے جب تھیم ہو جواب بہت زیادہ ہو تو لاہبری میں رکھ دیا جاتا ہے۔

میر فتح علی عمرانی: یہ میر اس میں ضمنی سوال ہے اب میں لاہبری میں جا کر تیاری کر کے آؤں۔

جناب اپسیکر: اسکی بات نہیں ہے یہ آپ کے اسمبلی کے قواعد کے مطابق ہے اور آپ کو یہ تمام  
سوالات کے جوابات گھروں پر مل جاتے ہیں۔

میر فتح علی عمرانی: گھروں پر بالکل نہیں ملتے ہیں۔

جناب اپسیکر: مل جاتے ہیں میں چیلنج کرتا ہوں ہر مجبراً کو۔

میر فتح علی عمرانی: جناب اس میں ضمنی سوال ہے اب میں لاہبری میں جا کر کیوں کر آؤں۔

جناب اپنے کریم: یہ نہیں ہے جس ممبر نے دیکھنا ہو تو وہ جا کر دیکھ سکتا ہے۔

میر فتح علی عمرانی: جناب والا اس میں میر ایک ضمی سوال ہے ہمارا کمشنر صاحب چاچالائی ایک تحصیل میں وہ تحصیل دار رکھ کر بیٹھا ہوا ہے ہر ہفتے میں تحصیلداروں کا تبادلہ کرتا ہے یہ جو پرانی موئی جان کا سوال ہے میں اس میں ضمی سوال کر رہا ہوں ایک تحصیل ذریہ مراد جمالی میں دونا ب تحصیلدار رکھ کر بیٹھا ہوا ہے ہر ہفتے میں تبادلہ کرتا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): جناب اس کے لئے وہ فریش سوال لا سیں۔

جناب اپنے کریم: یہ فریش نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ): جناب والا یہ دو ضمی سوال آئے ہیں ایک پرانی موئی جان کی طرف سے آیا ہے دوسرا میر فتح علی صاحب کا۔ ایک کاتو یہ جواب ہے اس سوال کا تعلق ایس اینڈ جی اے ڈی سے ہے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار یوں کی بے وہ روپنیوں محمد کے تحت آتے ہیں اگر وہ نیا سوال روپنیوں پارٹی میث سے کریں کیونکہ ایس اینڈ جی اے ڈی کا اس سے تعلق نہیں ہے اور اگر کوئی اس طرح کی خلاف ورزیاں ہوئی ہیں تو وہ بے شک ان کو وہ زیری و آور پر بول دیں کیونکہ یہ سوال کا اس سے تعلق نہیں ہے۔ (مداخلت) اور ایک بات جو پرانی صاحب نے کی ہے کہ جتنے تبادلے ہوئے ہیں اس میں اتنی ہی حکومتیں تبدیل ہوئی ہیں غصب یہ ہے کیونکہ تین چار دفعہ حکومت تبدیل ہوئی ہے اور رکڑے میں یہ غریب آفسر آئے ہیں کبھی ادھر جاتے ہیں کبھی اوہر جاتے ہیں اور اس کا ہمارا اپنا اصول ہے اور خواہش ہے کہ یہ تبادلے جیسا کہ میں نے سردار ترین صاحب کے جواب میں کہا تھا کہ تبادلے زیادہ نہ ہوں اور ہم نے یہ رکھا ہے اب آپ دیکھتے ہوں گے کہ ہم اتنے زیادہ تبادلے نہیں کر رہے ہیں نئی حکومت جب آتی ہے تو سیٹ اپ اپنی مرضی کا لے آتی ہے کیونکہ یہ وہ کریٹ ہوتے ہیں جیسا کہ امریکہ میں آپ دیکھ لیں وہ تو یہ وہ کریٹ بازار سے لے آتے ہیں اگر کسی کو سیکریٹری لانا ہو تو وہ دیکھ کر اپنی مرضی کا رکھ لیتے ہیں۔

جناب اپنے کریم: صحیح ہے۔

۱۔	سہر شہر	نام سعیدہ	بھائیتی	عیدہ	صلح رہنس	عمر تھیتی	عیدہ	صلح رہنس	عمر تھیتی
۲۔	سہر اداشاہ	ایس۔ ایس۔ فی	ہائی اسکول زیارتگاری	ہائی اسکول شاہرگ	ایس۔ ایس۔ فی	ہر عانی	ایک سال	ہائی اسکول شاہرگ	ایس۔ ایس۔ فی
۳۔	سہر غرضی گھوڑا نگ کاٹر ماسٹر	لی۔ ۱۶	ہائی اسکول ڈیورچ	ہائی اسکول ڈیورچ	لی۔ ۱۷	ہائی اسکول ڈیورچ	۳ سال ہوا	ہائی اسکول ڈیورچ	ہائی اسکول ڈیورچ
۴۔	سہر عبد الرؤوف بے۔ وی۔ فی	لی۔ ۱۸	"	پرائی اسکول شاہرگ	بے۔ وی۔ فی	ڈیورچ	۳ سال ہوا	پرائی اسکول شاہرگ	بے۔ وی۔ فی
۵۔	سہر عصت اللہ بے۔ وی۔ فی	لی۔ ۱۹	پرائی اسکول زیارت بلاؤش ممل اسکول زردگان	چانی	لی۔ ۲۰	پرائی اسکول زیارت بلاؤش ممل اسکول زردگان	۳ سال ہوا	پرائی اسکول زیارت بلاؤش ممل اسکول زردگان	چانی
۶۔	سہر پروزنت درام "	لی۔ ۲۱	پرائی اسکول ٹولی کلک کوئید	ڈیونی سالانہ	لی۔ ۲۲	پرائی اسکول ٹولی کلک کوئید	۳ سال ہوا	پرائی اسکول ٹولی کلک کوئید	ڈیونی سالانہ
۷۔	سہر پیغمبر احمد بے۔ وی۔ فی	لی۔ ۲۳	"	ایک سال	لی۔ ۲۴	"	۹ سال	"	ایک سال
۸۔	سہر ظاہر شاہ "	لی۔ ۲۵	"	۳ سال	لی۔ ۲۶	"	۳ سال	پرائی اسکول ڈیورچ	ہائی اسکول شاہرگ
۹۔	سہر غیر شاہزادگ کاٹر	لی۔ ۲۷	ہائی اسکول ڈیورچ	ڈیورچ	لی۔ ۲۸	ہائی اسکول ڈیورچ	۳ سال ہوا	ہائی اسکول ڈیورچ	ڈیورچ

(A) سورج



**پرس موسیٰ جان:** جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا آپ دیکھیں تمام کمیشنر تبدیل کر دیئے گئے تو میں سوال یہ کرتا ہوں کہ انہوں نے کیا کوئی غلطی کی تھی، کوئی misunderstanding ہوئی تھی جلد اتنے تباہ لے کے یہ تو بلوچستان حکومت پر بہت بڑا بوجہ ہے اس کی وجہات کیا ہیں ایک اور بات کہوں گا جیسا کہ ہمارے کمیشنر قلات ہیں آپ ان کے دفتر میں چلے جائیں پہلے تو ان سے ملنا مشکل ہے وہ زیادہ اس شوق میں ہے کہ چائے کون دے رہا ہے کون دروازہ کھول رہا ہے کون سلوٹ کر رہا ہے تو جتاب لوگوں کو اس کمیشنر صاحب سے کافی تکالیف ہیں کمیشنر صاحب کا یہ کہتے ہیں کہ آسرا آپ کو بہت دیں گے لیکن کام نہیں کرتے میں فخر صاحب سے یہ کہوں گا کہ جوں سے پہلے کمیشنر تھے ہم یہ نہیں کہیں گے کہ وہ اپنے تھے یہ خراب ہے اس بنابر پھر آپ کو پتہ ہے بہت قسم کی مصیبتیں ہو جاتی ہیں لوگ انہوں جاتے ہیں بلوہ ہو سکتا ہے اور بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں۔

**جناب اپنیکر:** سوال کیا ہے سوال کریں۔  
**پرس موسیٰ جان:** سوال یہ ہے کہ کمیشنر کو جب آپ نے فن الفور تبدیل کیا ایک دم تبدیل کیا کیا وجہات ہیں۔

**جناب اپنیکر:** سوال صرف یہ ہے کہ کمیشنر کو کیوں فوراً تبدیل کیا۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):** اس کا جواب یہ ہے کہ ایک تو کمیشنر تو جنہیں دیتا ہے یا کمیشنر کام نہیں کرتا ہے جو اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ کام کرے چاہے وہ افسر ہو، سیکریٹری ہو یا ضرر ہو، چاہے کمیشنر ہو، چاہے ڈپی کمیشنر ہو خاص کر جو اسی کے معزز ممبر ہیں ان کے کام کریں۔ وہ تو علاقے کے نمائندے ہوتے ہیں اس جگہ پر میں متفق ہوں اگر کوئی اسی شکایت کسی کمیشنر یا ڈپی کمیشنر سے ہو جائز شکایت ہو، ہم بھی لوگوں کے تمام کام تو نہیں کر سکتے آپ کے پاس بھی لوگ بہت آتے ہیں آپ بھی نہیں کر سکتے۔ ہم یہ کہیں گے کہ کمیشنروں کو یہ ہدایت کی جائے گی کہ کم از کم لوگوں کا جائز کام کریں اور جیسا کہ میں نے کہا حکومت کا prorogative ہوتا ہے جوئی سیٹ آپ آتی ہے لازمی وہ یور و کریٹ کو تبدیل کرتے ہیں جیسا کہ سردار محمد اختر مینگل صاحب کا حکومت آیا انہوں نے اٹھا رہ

آدمی اسلام آباد میں بھروسے ہو گا وہ ان کو پسند نہیں ہوں گے یا کسی اور طریقے سے پسند نہیں ہوں گے ایک جگہ پر کیا ہے یہ تو اس طرح ہوتی ہے اور ہر حکومت اپنی مردی سے کرتی ہے۔

جناب اپسیکر: صحیح ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): آپ جب غیر بنے تھے تو آپ نے بھی اپنی طبیعت کے آدمی لائے تاکہ آپ کی پسند کا کام ہو یا حکومت کی جو پالیسی ہے اس کے مطابق کام ہو سکے۔ پہلی بات جو آپ نے کی ہے اس کے اوپر بالکل تحریر کی جائے گی کہ پبلک کونسل نہ کیا جائے اور خاص کر اسمبلی ممبر ان کو عام طرح سے ڈیل نہ کیا جائے تاکہ پبلک کے کام ہوں کیونکہ ہمارا اٹیشن برابر ہے ہم ایک دوسرے کی عزت رکھیں گے۔

پُرسِ موکیٰ جان: جناب انہوں نے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی تقرریوں کا جواب انہوں نے نہیں دیا کہا اس کا جواب یورڈ آف ریونیووں کا تو اس کے متعلق ہم فریش سوال لا سیں۔

جناب اپسیکر: ہاں اس کے لئے فریش لا سیں۔

پُرسِ موکیٰ جان: شکریہ جناب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: انہوں نے جناب وزیر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ پچھلی حکومت ملازمین کو اپنے لئے استعمال کر رہی تھی اس کی وجوہات یہ بتائی کہ پچھلی گورنمنٹ سرکاری ملازمین کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کیا۔ کہ یہ حکومت سرکاری ملازم اپنے مفاد کے لئے استعمال نہیں کر رہے ہیں اگر ہم نے ثبوت پیش کیا تو پھر۔

جناب اپسیکر: یہ تو انہوں نے کہہ دیا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب ہمیں یہ تسلی دی جائے یہ حکومت یہ سرکاری ملازمین اپنے مفاد کے لئے استعمال نہیں کرے گی اگر انہوں نے استعمال کیا اور ہم نے ثبوت پیش کر دیا تو پھر حکومت اس کا کیا تدارک کرے گی۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ):** سردار صاحب میں یہ نہیں کہتا ہوں اختر میں گل صاحب بھی چیف فسٹر تھے ان کا اپنے ہی پارک گیوٹھی وہ اپنے پسند کے آفسر لانے کے مجاز تھے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ انہوں نے ان کو اپنی ذاتی فوکری کے لئے استعمال کیا اور نہ ہمیں استعمال کرنا چاہیے۔ اور یہ سید اپ جو بیور و کریٹ ہوتا ہے ہر حکومت اپنی پالیسی کے تحت کرتا ہے ہماری پالیسی وہ ہوگی جو عوام کے مفاد میں ہوگی ہم یہ نہیں کہیں گے کہ یہ ہمارے ذاتی طلازام بن گئے اور میں کسی ایسی پلی کو یہ کہوں کہ اس کو سمجھ کر یہ اس کو پکڑ دیا وہ دوسرا آگئا اگر ہمارا میں پلی صحیح کام نہیں کر رہا ہے یا رزلٹ صحیح نہیں دے رہے ہیں جو اس کی ذمہ داریاں ہیں میں کوئی نیا آفسر لاتا ہوں مجھے تو قع ہوتی ہے کہ نیا آفسر ذمہ داریاں پوری کرے گا جو ہر گورنمنٹ کی ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔

جناب اپنیکر: شکریہ ہی۔

## X ۲۷۵ پنس موسیٰ جان:

کیا وزیر ملازم ممثہاء و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرما میں گے کہ:  
کیا یہ درست ہے کہ متعدد حکموں کے گرین ۱۶ اور بالا کے آفسروں کو مختلف حکموں میں ڈیپویشن پر لگایا گیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان آفسروں کی تفصیل دی جائے۔  
وزیر ملازم ممثہاء و امور انتظامیہ:  
جی ہاں! متعدد حکموں کے گرین ۱۶ اور بالا آفسروں کو ڈیپویشن پر لگایا گیا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- (الف) وفاقی حکومت دیگر صوبائی حکومتوں کے آفسران جو صوبہ میں ڈیپویشن پر کام کر رہے ہیں  
نمبر شمار نام متعلقہ حکمہ و گرین جس حکمہ میں ڈیپویشن پر  
کام کر رہے ہیں
- ۱۔ غلام رسول جمالی (سابقہ ملازم) پاکستان اسٹیلو کراچی ایس اینڈ جی اے۔ ڈی.D.O.S.
  - ۲۔ بشیر احمد میاں وزارت پیداوار حکومت پاکستان

- نمبر شمار نام متعلقہ مکمل و گرینڈ جس مکمل میں ڈپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں  
 ۳۔ ڈاکٹر یاسین متاز N.W.F.P گرینڈ ۱۸ متعلقہ مکمل و گرینڈ جس مکمل صحت حکومت بلوچستان  
 (میڈیکل آفسر)
- ۴۔ سید نجم آغا بیلڈ انجینئرنگ لمبیڈ جب بلوچستان ڈپوٹیشن اتحاری گرینڈ ۱۸ ڈپی ڈائریکٹر
- ۵۔ ڈاکٹر یاصح احمد اسٹبلشمنٹ ڈوبن مکمل لوکل گورنمنٹ بلوچستان ڈپی ڈائریکٹر
- ۶۔ ڈلفر اللہ رند اسلام آباد گرینڈ ۱۸ ڈپی ڈائریکٹر
- ۷۔ ڈلفر اللہ رند پورٹ قاسم اتحاری کراچی ہوم ڈپارٹمنٹ (افغان گھاہجیرین آر گناہر یشن ڈائریکٹر گرینڈ ۱۸)
- ۸۔ صورت خان وزارت اطلاعات و نشریات ڈائریکٹر پلک ریلیشنز مکمل مری حکومت پاکستان اسلام آباد اطلاعات بلوچستان
- ۹۔ میاں حسن احمد جیالو جیکل سروے آف پاکستان ایس ایڈجی جی اے ڈی گرینڈ ۱۷ (O.S.D)
- (ب) صوبائی مکمل جات کے آفیسر ان جو صوبہ کے اندر ڈپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں۔  
 نمبر شمار نام متعلقہ مکمل و گرینڈ جس مکمل میں ڈپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں
- ۱۔ خلیل احمد مرزا مکمل موافقاً و تحریات گرینڈ ۱۸ ڈائریکٹر مالیات کوئٹہ ڈپوٹیشن اتحاری
- ۲۔ رحمت اللہ رندک صوبائی اسپلی گرینڈ ۱۸ میونسل کمشن کوئٹہ میونسل کار پوریشن کوئٹہ

۳۔ قاضی محمد صدیق مکمل تعلیم گرید ۱۹ کشہروں بورڈ آف ائمنیڈیٹ

ایڈیشنز نیشنل ری ایجوکیشن بلوچستان کو سے  
سیکریٹری شیکست بک بورڈ کو سے

۴۔ قاضی جلال الدین مکمل تعلیم گرید ۱۸

۵۔ چودھری فضل باری مکمل تعلیم گرید ۱۹ چیئرمین بورڈ آف ائمنیڈیٹ

ایڈیشنز نیشنل ری ایجوکیشن بلوچستان کو سے

۶۔ شیرین خان مکمل لیبر گرید ۱۹ ڈائریکٹر بلوچستان ڈپارٹمنٹ اتحادی

(ج) صوبائی حکومت کے مختلف مکمل جات کے آفیسر ان جو صوبائی حکومت کے مختلف مکمل جات میں  
بائیسی پنادلے کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

نمبر شمار نام متعلقہ مکمل و گرید ڈائریکٹر جس مکمل میں کام کر رہا ہے

۱۔ محمد عثمان بابے اری گیشن گرید ۱۹ پروجیکٹ کورڈینیٹر پیشل ڈریٹ پروجیکٹ  
پی ایڈڈی پارٹمنٹ

۲۔ خواجہ بشیر احمد اری گیشن گرید ۱۹ چیف پلاننگ انجینئر۔ بیورو آف واٹر

ریسوسرز پی ایڈڈی پارٹمنٹ

۳۔ شجاع احمد زیدی انفارمیشن گرید ۱۹ ڈائریکٹر جرزل ارکائز (Archives)

حکومت بلوچستان

۴۔ محمد اسلام قمرانی صوبائی اسمبلی گرید ۱۹ استشٹ انجینئر۔ سول ورکس

ڈائریکٹر شوریہ مکمل صحت حکومت بلوچستان

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۷۵ کا جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے کوئی ضمی ہو تو دریافت فرمائیں۔

پرس موسیٰ جان: میرا ضمی سوال یہ ہے کہ جو جناب ڈپوٹیشن پر اتنے لوگ لگائے گئے ہیں ان میں کچھ اولیس ڈی ہیں کیا ضروری تھا کہ اتنے اولیس ڈی لگائے جائیں۔ بہت سارے لوگ اولیس ڈی ہیں اور بہت سے باہر ہیں کیا انکے اپنے ڈپارٹمنٹ میں اتنی جگہ نہیں کہ انہیں وہاں لگائے جائیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** جناب اس کی تمن و جو بات ہیں ایک تو یہ حقیقت مانا جائیے کہ پولیٹکل پر یہ شر ہوتا ہے یا اثر و رسوخ ہوتے ہیں اس وجہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے پہلے بھی ہوئے اور اب بھی ہوئے ہیں کوشش کریں گے اس کو rectify کریں کچھ اچھے آدمی ہوتے ہیں جن کو ہم پر اجیکٹ دینا چاہتے ہیں کوئی ایڈیشن نا سک دینا چاہتے ہیں کوئی کام دینا چاہتے ہیں جیسے عثمان باعثی ہے دوسرے ہیں جن کو ہم کوئی پر اجیکٹ یا کام دینا چاہتے ہیں کوئی کام دے کر ہم کوئی کام لینا چاہتے ہیں۔ ایسے ملازم بھی ہیں یہوی اور شوہر دونوں سرکاری ملازمت میں ہوتے ہیں اگر شوہر پنجاب سے ٹرانسفر ہو کر ادھر آ جاتے ہیں تو اس کی یہوی بھی ڈیپویشن پر آ جاتی ہے یہ وجہ ہے نمبر تین وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ کسی اچھے افسر کو کوئی کام دیا جائے اور اس سے کام لیا جائے وہ جائز ہے اور کوئی آفیسر ٹرانسفر ہو کر آتا ہے اس کی یہوی کو لازم ادھر آتا پڑتا ہے جیسے ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جاتے ہیں جیسے ڈاکٹر یا سین ہے یا دوسرے ہیں ان کو لینا پڑتا ہے۔ دوسرا ہمارا کولیشن گورنمنٹ ہے ہمارے جو ستم ہیں ان میں یہ واقعی غلطی ہے اس کو rectify کرنا چاہئے۔

**جناب اپسیکر:** میں ڈیپویشن کے متعلق آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ڈیپویشن پر افسران مالک ہوتے ہیں جو ملکہ مالک ہے تو دینے پڑتے ہیں اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے باقی انہوں نے بتا دیا ہے کہ مرد ہے تو یہوی بھی آئے گی اور مرد بھی آئے گا۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** اس کا جناب مشرنہیں ہیں میں بھی تیاری کر کے نہیں آیا ہوں ان کا ڈیپارٹمنٹ کا بھی کوئی آدمی نہیں آیا تھا اس کو اگر ڈیفر کر دیں اگلے اجلاس میں ہم خود ہی جواب دے دیں گے یادہ خود آ کر جواب دیں گے ہم بھی تیاری سے نہیں آئے ہیں۔

**پنس موکی جان:** جناب میں آزمی بل مشر سے یہ کہوں گا یہ ہمارے مشر صاحب جولبریک کے ہیں یہ بہت کم موجود ہوتے ہیں کم از کم ان کو موجود ہونا چاہئے۔

**جناب اپسیکر:** ہاں پہلے بھی کہا گیا اور اب بھی کہا جا رہا ہے۔

**پنس موکی جان:** جناب آپ دیکھیں کہ آج ملکہ صنعت کے سوال ہیں اور وہ مشر اڈ مشری

آغا محمد طارق ولد محمد اللہ جان

سید یا قات علی ولد زادت علی

سریم شہزادہ قدرت اللہ

نام بکھر والدہ

### ماہنگ لیبر و پیغمبر آر گ نا زیشن

بیفت

بیم تیاں بلوچستان پلک سروپیش کی سفارثات پر ہوئیں۔

" "

گریہ مده جائے تعینات خلص رہائش بھرتی کرنے والے ازتھاری  
ریسکوپ ایک پونٹ ریسکوپیشن دکی مولا ناصر زمان پئنڈوز پر برائے  
جسٹ و افرادی قوت۔

(i) مل  
(ii) ریسکوپ ایک پونٹ کے کام کا اس کے بھائی مسی مسیح عبید کو بھرتی  
و مالک تحریر بر کھو دا لکڑی گئی۔ تھنا کیا گیا۔

نہیں میں سے کسی آسی پر کھا  
ہٹا ہے بلکہ اسکی عبید الحمیکی وفا سے  
کھومت کے تواعد کے مطابق اسکے  
عکسیں دیں۔  
محنت و افرادی قوت۔  
لواحقین میں سے کسی آسی پر کھا  
ہٹا ہے بلکہ اسکی عبید الحمیکی وفا سے  
کھومت کے تواعد کے مطابق اسکے  
عکسیں دیں۔

موجود نہیں ہیں اس کو بالکل ڈیفر کریں اس کو حاضر ہونا چاہئے۔  
جناب اپنے سکر: وہ کہہ رہے ہیں اس کو بالکل ڈیفر کریں۔ محمد لیبر کے سوال deferral کے بارے میں۔

X سوال نمبر ۵۵ عبد الرحیم خان مندوخیل۔ (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):  
کیا وزیر محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:  
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی  
جانب سے صوبائی حکاموں اور اس سے متعلق ملکہ جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟  
(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء سے تا حال ملکہ متعلقہ اور اس  
سے متعلق ملکہ جات/ اداروں میں بھرتی کے گئے آفسران/ الیکاران کے نام، ولدیت، اگر یہ، عہدہ،  
جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے نیز بھرتی کنندہ مجاز اتحاری کا نام و عہدہ بعد بھرتی قانون و قواعد اور  
تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر محنت و افرادی قوت۔ (انسپکٹوریٹ آف مائنر بلوچستان)  
جی ہاں! بھرتی پر پابندی عائد تھی لیکن کسی الیکار کی وفات پر اس کے لوگوں کے لئے پابندی  
نہیں تھی۔

(ب) انسپکٹوریٹ آف مائنر میں مسکی محمد سعید ولد عبدالرشید کو اس کے بھائی کی وفات پر بھرتی کیا  
گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

asemb10 کی نتیجے صفحے ۳ کی یہاں آئے گی

### بلوچستان ایسپلائر سوشن سیکورٹی انسٹی ٹیوشن

(جو کہ ایک نیم خود مختار ادارہ ہے) کے تحت تحفظ یافتہ کارکنوں کے مقابلے پر سوشن سیکورٹی ڈپارٹمنٹ  
حب میں ادارے کے فنڈ سے درج ذیل دو افراد کو عارضی طور پر بھرتی کیا گیا۔

اس کو ہم follow کرائیں گے۔

جناب اپسیکر: ٹھگری ہے۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر ایکسائز) ایک منٹ میں سر۔

جناب اپسیکر: نہیں نہیں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر ایکسائز) پیز سرا یک منٹ۔

جناب اپسیکر: نہیں نہیں۔ آپ بیخیں ہی تشریف رکھیں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر ایکسائز) میں جناب اپنے دوست کو یہ تنا ناچا تنا ہوں کہ ۱۹۹۲ء میں آپ گورنمنٹ میں تھے اور آپ کیا کرتے تھے آپ بھی شکردار میں ..... جو ایک اخبار لکھتا ہے جس کا نام گندار ہے اسی میں دیتا تھا۔

جناب اپسیکر: نہیں نہیں یہ سوال آپ بھی شکردار ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا.....

جناب اپسیکر: سردار صاحب وہ چاہتے ہیں کہ آپ جذبات میں آ جائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا ان میں یہ ہمت ہی نہیں تھی کہ وہ فلور پر بولتے۔

جناب اپسیکر: نہیں نہیں ان کی عادت ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ان کو آج ..... آپ لوگوں کو تو ہمت ..... (ایوان میں شور)

جناب اپسیکر: دیکھیں بات میں ہی ..... (ایوان میں شور)

جناب اپسیکر: آپ تشریف رکھیں گے۔ آپ پڑھیں گے Question hour is over۔ اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پاکٹ آف آرڈر جناب۔

جناب اپسیکر: پاکٹ آف آرڈر آگے آرہے ہیں گے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: نہیں جناب ایک سوال ضروری ہے جناب والا.....

جناب اپنیکر: نہیں نہیں پوچھت آف آرڈرنیس ہوگا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا یہ ہم بولیں گے۔

جناب اپنیکر: آپ زیر و آور میں بولیں جی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: نہیں زیر و آور میں تو پھر آپ کہیں گے کہ پھر ایک پوچھت پر بولیں۔

جناب اپنیکر: ایک بولنا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: یہ تو ہم نہیں کر سکتے جناب والا۔

جناب اپنیکر: ابھی نہیں چھوڑوں گا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ہنچاپ نے اس صوبے کے لئے آتا بند کیا ہے۔

جناب اپنیکر: نہیں آپ نے وہیں بولنا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: نہیں۔

جناب اپنیکر: نہیں اگر یہ کرتا ہے تو میں زیر و آور ختم کرتا ہوں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ہم لوگوں کو چھوڑیں۔

جناب اپنیکر: پھر میں زیر و آور ختم کرتا ہوں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا۔

جناب اپنیکر: پھر زیر و آور کی ضرورت کیا ہے ہمیں؟ ..... (ایوان میں شور)۔

جناب اپنیکر: زیر و آور کی ضرورت نہیں۔ ..... (ایوان میں شور)۔

جناب اپنیکر: آپ اس کو باقاعدہ لائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: آپ کو پہاڑ ہے جناب والا کہ ہنچاپ سہیڈی بھی اس صوبہ سے یاتا ہے اور انہوں نے اتنا زور آوری کی ہے اور کہتے ہیں کہ ہم آٹا نہیں دیں گے تو جناب والا اس صوبے کا کیا ہوگا۔ گورنمنٹ سے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ آپ لوگ بیٹھنے کس لیے ہیں؟

نمبر شار نام ولدیت گرید عہدہ جائے تعیناتی ضلع رہائش  
۱۔ محمد امین پیر بخش ۵ وکیل بر سبیلہ  
۲۔ عبدالحمید خدا سیداد ۳ زرگار اردوی جب کوئی  
تاہم مذکورہ دونوں افراد کی تقریب کے احکامات واپس لئے جا چکے ہیں۔ لہذا جواب فلسفی تصور  
کیا جائے۔

حاجی علی محمد نو تیزی: کب تک دکھائیں گے جناب؟

جناب اپنیکر: آپ جب بھی بولیں دکھاویں گے آپ کو

حاجی علی محمد نو تیزی: کل ہمیں دکھاویں۔

جناب اپنیکر: کل مٹکوادیں گے آپ کو تھیک ہے کل مٹکوادیں گے کل آجائے گا۔

حاجی علی محمد نو تیزی: بڑی صبر بانی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا! اس میں یہ ایک سوال ہے جیسا کہ جعفر صاحب  
نے کہا کہ ہم لوگ اخبار میں دیتے ہیں جناب ان لوگوں کی یہ پالیسی ہی ہوئی ہے۔ کہ ایسے اخباروں  
میں وہ دیتے ہیں جو عوام نہیں پڑھتے تو جناب والا ہم اس فلور سے ان وزراء کو اور گورنمنٹ کو یہ اپنی  
کرتے ہیں کہ آپ اس اخبار کو دے دیں جیسے جنگ مشرق جو عوام اور عام لوگ پڑھتے ہیں۔ یہ جا کر  
کے چھوٹے چھوٹے اخباروں میں دیتے جاتے ہیں لوگوں کو پڑھتے بھی نہیں چلتا ہے سوائے جھگٹے کے اور  
کسی کو پڑھنہیں ہوتا ہے۔

جناب اپنیکر: درست۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: تو جناب والا وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جعفر صاحب یہ  
ہمیں

جناب اپنیکر: تسلی کراؤں جی جو یہ مگ بھپڑ جیں بلوچستان میں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: یہ ہمیں یقین دہانی کرائیں کہ جنگ مشرق جیسے اخبار جنمیں

عام سب لوگ پڑھتے ہیں اس میں آنکھوں کے لئے

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** میں وزیر صاحب کا سوال سمجھ گیا ہوں جیسے کسی زمانے میں ہوتا تھا مینڈ روٹنگ کے کسی چھوٹے اخبار میں دے کر اس کی سب کا پیاس خرید لوادھ definately آپ کے جوڈیلیز ہیں اسکو شفی جنگ ہے یا بڑے اخبار ہیں ان میں آتا ہی اور مشتمہ ہوتا ہے جو غیر مشتمہ ہوئے تھے ان کے کمپنی نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کو نکالنا ہے یا آپ کو تسلی۔ اگر کوئی آپ کو اس کی خلاف ورزی مل گئی تو وہ ہم کو آپ بتا دیں ہم اس کے اوپر باقاعدہ آپ کو assurance دیتے ہیں کہ اس کے اوپر ہم کارروائی کریں گے۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب والا مستونگ سے ایک اخبار لکھتا ہے اریکیشن والے نے مینڈ ران کو دیا ہے وہ اخبار نہ کوئی پڑھتا ہے نہ ذوب میں کوئی پڑھتا ہے نہ سبیل میں کوئی پڑھتا ہے جناب والا یہے ہزاروں کام یا لوگ کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** assurance دے رہے ہیں کہ ہم leading اخباروں میں سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: نہیں یہ ہم لوگوں کو یقین دہانی کرائیں کہ جنگ مشرق باقی جو لوگ

میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر ایکسائز): جناب آپ مجھے اجازت دیں۔

(ایوان میں شور)

جناب اسپیکر: سردار صاحب تشریف رکھیں۔ نہیں تاں جی آپ کا سوال ہو گیا۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** بالکل سردار صاحب کی بات صحیح ہے کہ بعض ڈپارٹمنٹ جو کہ اندر وہی طور پر مل جاتے ہیں میں نے خود ہی ذکر کیا تھا کہ ایک چھوٹے جیسے اخبار میں وہ اشتہار دے کر تمام کا پیاس خرید لیتے ہیں۔ یہ بھی ہوتا رہا ہے ابھی تو مجھے پتہ نہیں کہ ابھی ہوا ہے لیکن وقت تا وقت مختلف اوقات میں دیکھتے رہے ہیں لیکن اشور نہیں ہم دلاتے ہیں کہ ملازمتوں کے سلسلے میں اسکو شفی اور دوسرے میں ہم ازکم جو اس کا prescribe طریقہ کار ہے کہ نیشنل پیپرز میں دینا

مسئلہ اتنا ہم ہے یقیناً آپ

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پتہ نہیں جتاب والا سب کیوں ڈر رہے ہیں کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو ہم کو پتہ نہیں چل رہا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھئے جی۔ دیکھیں تو اعدیہ کہتے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: گورنمنٹ بھی اس سے ڈرتا ہے کچھ نہیں کہتا۔

جناب اسپیکر: Question hour is over چلیں جی آگے چلیں جی۔ درخواستیں پڑھیں جی۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسٹبلی): ملک سرودخان کا کڑ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ۱۵ اور ۱۶ فروری کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسٹبلی): میرا ساراللہ زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسٹبلی): حاجی بہرام خاں اچکزی نے اطلاع دی ہے کہ کوئی سے باہر گئے ہوئے ہیں اسی لئے وہ آج ۱۸ فروری کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسٹبلی): سردار محمد صالح بھوتانی صاحب اپنے گاؤں میں ہیں جسی مصروفیت کی بنا پر وہ آج اور ۱۸ فروری کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اسپیکر: چلتے۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسٹبلی): میر قائق علی جمال صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد میں ہیں اس لئے آج کے اجلاس میں وہ نہیں آ سکتے۔

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسٹبلی): بسم اللہ کا کڑ صاحب اسلام آباد میں ہیں اس لئے انہوں نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اسپیکر: Next item on Agenda is Zero Hour کس نے بولنا ہے۔

زیر و آور کس نے بولنا ہے؟

جناب اپنیکر: The next item on Agenda Zero Hour: زیر و آف اور پرسنے بولنا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اپنیکر۔ آپ یہی کہیں گے کہ ایک مسئلے پر بولیں جبکہ مسائل بہت سارے ہیں۔ ہم لوگ کیا کریں جناب والا زیر و آور میں آج میں ایوان اور اس گورنمنٹ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وزیر اعلیٰ بھی آج نہیں ہیں۔ ان کو جب وزیر اعلیٰ کی کری ملی قوبہ سے پہلے انہوں نے اعلان کیا کہ ہم انجوکیشن پر خاص توجہ دیں گے۔ لیکن جناب والا افسوس کی بات ہے کہ ہمارے اس صوبے کا مستقبل فتح ہو رہا ہے انجوکیشن کا معیار یہاں تک گر گیا ہے کہ ہم دوسرے صوبوں سے مقابلہ کرنے کے قابل نہ رہے تو جناب والا ایک قسم کی پالیسی بنائی جائی گی اس صوبے کے خلاف کہ یہاں انجوکیشن کو ختم کیا جائے تاکہ دوسرے صوبوں سے جیسا کہ ابھی آپ نے اس دیکھی کہ ہنگامہ سے لوگ یہاں آرہے ہیں یہ جناب والا ایک پالیسی کے تحت کیا جا رہا ہے تو میرا اس ایوان سے درخواست ہے وزراء صاحبان سے وزیر اعلیٰ صاحب نے سب سے پہلے یہی بات کی لیکن آج تک اس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ ابھی آپ ہمارے انجوکیشن کے حالات آپ دیکھ رہے ہیں جناب والا! جب تک ہم ان اسکوں میں اچھی نیچھے پیدا نہیں کر سکیں گے تو ہمارے پچھوں کا مستقبل کیا ہو گا۔ تو جناب والا ہمیں سب سے پہلے تعلیم پر توجہ دیتی چاہیے۔ جناب آپ پھر بھی کہیں گے کہ آپ کوئی تحریک لا سکیں میں تو گورنمنٹ سے کہتا ہوں کہ ایک اگلے اجلاس میں ایک دن مقرر کیا جائے اور اس دن صرف نظام تعلیم کی خامیوں کو دور کرنے پر بحث ہو گا کہ ہم لوگوں نے سیاسی طور پر عوام کا یہ زہر غرق کر رہے ہیں کہ بھائی کل ہم کو دوست نہیں ملے گا۔ ہمارے لئے نہیں میں تو کہتا ہوں سب مبران کو چاہے گورنمنٹ کے نئی ہوں یا اپوزیشن ہوں تمامی کراں ایک ایسی پالیسی بنائیں۔ یہ تو کسی کو کرنا ہو گا چلو آج ہم اس پر اسم اللہ کرتے ہیں۔ کل اگر ہم لوگوں کو دوست نہیں ملیں گے کوئی آسان نہیں گرے گا لیکن اس صوبے کے لئے کم از کم ہم لوگ اسم اللہ کریں کہ اس صوبے کو ہم لوگوں نے تعلیم جو

میر عبدالکریم نوшیر وانی (وزیر ایکسائز) : جناب فریش سوال لائیں۔ زیر و آور میں لائیں۔ ..... (ایوان میں شور)

جناب اپسیکر : کریم نوшیر وانی صاحب آپ بیٹھے خدا کے واسطے آپ بیٹھے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : یہ پڑھنیں ..... اس کو بھی سب جانتے ہیں کہ کل ایسا نہ ہو

جناب اپسیکر : آپ میری باتیں .....

میر عبدالکریم نوшیر وانی (وزیر ایکسائز) : سر میں ان کو دعوت دوں گا کہ وہ ادھر آ جائیں اس پتھ پر بیٹھ جائیں۔ ..... (ایوان میں شور)

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : نہیں ..... ہمارا خیر صاف ہے

جناب اپسیکر : مجھے پتہ ہے یا رسمیں کیا ہاتے ہیں۔ know everything - ۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : تو جناب والا یہ بہت ضروری بات ہے

جناب اپسیکر : آپ تشریف رکھئے گی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : یہ ضروری بات ہے اس صوبہ کے لئے عوام کے لئے ہم یہ چاہئے ہیں کہ اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے تاکہ اس پر ہم ایک ایسی پالیسی تیار کریں

جناب اپسیکر : بحث کے لئے کیسے منظور کرائیں گے آپ تحریک اتوالائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : ان دن آپ رکھیں۔

جناب اپسیکر : نہیں آپ تحریک اتواء لائیں ایسے کیسے رکھوں گا؟

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : تمیک ہے۔ ابھی انہوں نے آتا بند کیا ہے ابھی تحریک ہم پھر اسیل کا اجلاس میئنے یا تین میئنے بعد ہوتا ہے۔ پھر ہم کیا کریں۔

جناب اپسیکر : دیکھیں میری باتیں۔ یہ کس لئے ہنا ہوئے ہیں یہ اسی لئے ہنا ہیں قاعدہ آپ لائیں اس پر بحث کروں گا آپ لائیں اس کو۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : تو ایک دن .....

جناب اپنیکر: آپ لاکیں ناں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا ہم یہ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ اس پر غور کرے پنجاب کی گورنمنٹ۔

جناب اپنیکر: آپ لاکیں ناں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا ہم یہ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ اس پر غور کرے پنجاب کی گورنمنٹ۔

جناب اپنیکر: ہاؤس میں لاکیں۔ ہاؤس میں پہلے motion تو لاکیں۔ اپنی تحریک تو لاکیں آپ۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: وہ لونجیں ہو سکتا ہے ایک دن آپ کارہ گیا ہے۔ کل کادون۔

جناب اپنیکر: نہیں چھوڑیں آپ۔ چھوڑیں اس کو آپ۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: تو پھر ہم کیا کریں جناب والا یہ تو مسئلہ ہے۔

جناب اپنیکر: آپ پہلے لاتے بھائی آپ کو کس نے منع کیا آپ تحریک التواہ لاتے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: یہ تو کل پرسوں معلوم ہوا کہ صوبے کو آنا نہیں ہے۔

جناب اپنیکر: نہیں نہیں نہیں آپ تحریک التواہ لاتے۔ ابھی ہم اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں تشریف رکھیں آپ۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: وقت ضائع نہیں ہو رہا ہے۔

جناب اپنیکر: وقت ضائع ہو رہا ہے جی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: وقت ضائع نہیں۔

جناب اپنیکر: وقت ضائع ہو رہا ہے جی آپ دیکھئے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: اگر ہم یہ بھی نہیں بول سکتے تو میرے خیال میں یہ قلم ہے۔

جناب اپنیکر: آپ تحریک التواہ لائے میں بول رہا ہوں۔ I am giving my ruling.

آج نہ ہونے کے برابر ہے اس کو ایک معیار پر لا کر کھڑا کرنا ہے اور اس کے لئے ہمیں ایک دوسرے کی تعاون کی ضرورت ہے جناب والا ہمارے پرائیویٹ اسکولز کو گرفت بھی دے رہے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ انہوں نے اتنی وزارتیں رکھی ہیں اس کو کم کیا جائے اور ایجاد کیش میں جو ہم نے دیکھا ہے ہتنا بجٹ مل رہا ہے اس سے ہم لوگوں نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا روز بروز اس کی بجائے ہمارے تعلیم کا نظام اچھا ہو جائے روز بروز تعلیم کا معیار بچپے گر رہا ہے تو ہمارا مستقبل کیا ہو گا۔ ابھی آپ دیکھیں کوئی اسکول بھی ایک اچھا نصیر پیدا نہیں کر سکتا اغفل کو آپ دیکھیں ہرے ہرے لوگوں کے بچے تو موبائل فون پر نقل کر رہے ہیں۔ تو جناب والا یہ ساری خامیوں کو کس طرح صحیح کیا جاسکتا ہے ہم یہ چاہتے ہیں جناب والا کہ ہم لوگ مل کر صحیح معنیوں میں آگے کی جانب قدم بڑھائیں۔ ایک تو یہ مسئلہ ہوا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے بعد تعلیم میں پوسٹوں کی تعداد بہت کم ہیں اور اسکلوں میں پچوں کی تعداد زیادہ ہیں وہاں نیچپروں کی تعداد کم ہے تو جناب والا میرے خیال میں، میں ہر خلع سے جہاں تک گورنمنٹ.....

حاجی علی محمد نو تیزی: جناب اپنیکر پو اسٹ آف آرڈر رہا اس کی کورم پورا نہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب یہ لوگ پھر سارے بھاگ گئے۔

جناب اپنیکر: گھنٹیاں بجا نہیں۔ کورم پورا ہو گیا۔

میر عبدالکریم نو شیر و اُنی (وزیر ایکسائز): ہم بھاگنے والے نہیں بھگانے والے ہیں۔

جناب اپنیکر: آپ تشریف رکھیں آپ بات سنیں یہ آپ بازار میں نہیں پھر رہے نو شیر و اُنی

صاحب آپ ایک مقدس ایوان میں بیٹھے ہیں۔

میر عبدالکریم نو شیر و اُنی (وزیر ایکسائز): پاٹ آف آرڈر جناب اپنیکر انہوں نے میری تو ہیں کی ہے کہ یہ سارے بھاگ گئے۔ یہ غیر پاریمانی لفظ ہے ہم بھاگنے والے نہیں بلکہ بھگانے والے ہیں۔

جناب اپنیکر: آپ تشریف رکھئے۔ پر میں والے آپ کی باتیں سن رہے ہیں۔ آپ بیکھیں میں

ایک دفعہ پھر معزز ارکین سے گزارش کروں گا کہ ہم نے شروع میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر کبھی کسی کسی

وقت کو رم ثبوت بھی جاتا ہے تو ہم معزز ارکین میں سے کوئی بھی اسے پا خست آؤٹ نہیں کرے گا تاکہ آسمی بیان چلتا رہے۔ تو پھر گزارش ہے سارے ہاؤس سے کہ اگر ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دی جائے تو بہتر ہے آجاتے ہیں نکل جاتے ہیں پا خست آؤٹ کرنا میں سمجھتا ہوں کوئی اچھی روایات تو نہیں ہے مگر یہ ہے کہ نہیں اس پر اعتراض کرنا چاہیے تاکہ ہم اپنی کارروائی کو آگے لے چلیں مہربانی۔  
بھی سردار صاحب۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** تو جناب والا ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہاں کوئی ابجوکیشن کے لئے پوشیں دی جائیں اور قلمیں کو عام کیا جائے تو جناب والا یہی بات ہے کہ جو اخبار میں آیا تھا کہ گورنمنٹ پیغادے ایک دوسرے پر اعتراض کر رہے ہیں تو جناب والا جہاں تک ہمارے اپوزیشن کا تعلق ہے ہم یہ کسی لائق کے بغیر صاف کہتے ہیں کہ جس میں اچھائی ہو اس کی اچھائی بیان کی جائے اور جس میں خامی ہو اس کی خامی بیان کی جائے ایک بات ہم یہاں واضح طور پر کہتا چاہتے ہیں کہ سردار عبدالرحمن دغیرہ پر جواز امام لگائے گئے ہیں وہاں تک ٹلو ہے۔ اس بات پر ہم گواہ ہیں اور یہ پھر ہم وزیر صاحبان سے کہتے ہیں گورنمنٹ پیغادے کم از کم ہمارے پیچوں کا مستقبل ہمارے اس صوبے کے مستقبل کے لئے تعلیم پر جو اتنے پیچے ہے ہیں جو اتنی گرانٹ مل رہی ہے اس کو اگر ہم لوگ صحیح معنوں میں مل بینے کر صحیح جگہوں پر استعمال کریں اور اس ابجوکیشن کو آگے بڑھائیں تو یہ صوبے کے لئے بھی بہتر ہو گا اور ہمارے پیچوں کے مستقبل کے لئے بھی ملکی۔

**جناب اپنیکر:** کون جواب دے گا۔

**میرا سد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ):** میں زیر و آور پر بولنا چاہتا ہوں۔

**جناب اپنیکر:** نہیں ہے ہو لے گا۔

**میرا سد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ):** جناب اپنیکر آج ایک اہم مسئلے پر جو میرے حلقة اختیاب سے تعلق رکتا ہے پاکستان بننے کے بعد قائد اعظم نے اپنی آخری تقریر میں فرمایا تھا کہ جو بیانی حقیق ہے اس اثیث کے وہ سب کو برابر برادریں گے میری حلقة کی آبادی ۲ لاکھ پر مشتمل

ہے۔ اور اس بڑی آپادی کو پچاس سال گزرنے کے بعد آج تک بھل نہیں ملی جو Basic Fundamental Rights کی خلاف ورزی ہے جو کہ یہ مسئلہ سینزل گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہے میں نے وزیرِ اعظم پاکستان سے بات کی اور صدر پاکستان سے بات کی ہے لیلی دی میں، میں نے انہوں یو دیا، ریڈیو میں انہوں یو دیا ہے۔ پر لیں کافرنس میں نے کی ہیں لیکن اب تک کوئی شناوی نہیں ہوئی ہے۔ ڈسڑک پنجوں بالکل ایران کی بارڈر کی یہ مرحدات سے ملتے ہیں رات کی تاریکی میں بارڈر کے اس پار ایران کا چھوٹا سا گاؤں کو لوگ ہے جو لائنوں کی جگہ ہتھ ہے لیکن اس بھاٹپہ رات کی تاریکی میں پنجوں کی ۲۰ لاکھ عوام اس تاریخی دور سے گزر رہے ہیں وہ اس ملک سے ماہیں ہو رہے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر جن لوگوں نے حقوق غصب کیا ہے ان سے ہم لڑنے کے حقوق لینے کے لئے ہم اپنی جان دے سکتے ہیں اسی حوالے سے ۱۵ امرارچ کے بعد میں ہاد مرگ بھوک ہڑتاں اسی اسلوب کے سامنے کروں گا اگر پنجوں کو بھلی نہ دی گئی۔ مہربانی جناب اپنیکر۔

جناب اپنیکر: میں آپ سے گزارش کروں گا سردار اصحاب آپ جواب دیں گے۔

سردار عبدالرحمن ھمیتران (وزیر پرائمری ایجوکیشن) جو باتیں ایجوکیشن سے متعلق تھیں ان کے بارے میں کہوں گا۔

پنس موسیٰ جان: جناب اگر مجھے دو منٹ زیر و آور پر بول لئے دیں۔

جناب اپنیکر: بولئے بولئے۔

پنس موسیٰ جان: بسم اللہ از جمل الرحم۔ جناب اپنیکر صاحب میں آپ سب دوستوں کی توجہ ایک اہم نقطے پر دینا چاہوں گا۔ سرحدت ایک بہت اہم ڈیپارٹمنٹ ہے جیسا کہ میرے دوستوں نے کہا تھا کہ ایک ایجوکیشن کے ساتھ سب مسلک ہے اسی طرح صحت کے ساتھ تقریباً سب لوگ مسلک ہیں سرآپ نے اخباروں میں دیکھا ہو گا آج سے کچھ دن پہلے کہ ۱۹۸۱ء بولیں جو ہے وہ خفدار شہر میں دیئے گئے ہیں سر مردے جتنے دوست یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ سب ایک پی اے ہیں یہ سب کا حق ہوتا ہے اگر کوئی وزیر ہے یا کوئی اپوزیشن میں بیٹھا ہوا ہے لیکن وہ سب نمائندے کسی جگہ سے وہ دوٹ

لے کر آئے ہیں سرتاویہ سب کا حق بنتا ہے کہ یہ برادر بانٹے جاتے تو ایک مشر صاحب کے حلقہ انتخاب میں۔ میں مجبور ہوں کہ بول رہا ہوں میرے خیال میں آنحضرت نواہی بیویں میں ایک ہی جگہ میں ہیں خهدار شہر میں ہیں یہ نہیں کہتا کہ اس کو نہ دیا جائے ضرور دیا جائے لیکن باقی جو لوگ ہیں سر جتنے ایم پی ایز ہیں ۲۳ ایم پی اے ہیں سر وہ کیا کریں گے ان کو ضرورت نہیں پڑے گی جناب اپنیکر with due respect میں یہ کہوں گا آپ خود بھی ایک ایم پی اے ہیں آپ کا بھی ایک علاقہ ہے جس طرح میرے باقی دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔ فاضل دوست ہیں بہت دور دراز علاقوں کے ہیں۔ سر ایم بیویں ایک ضروری چیز ہے کسی آدمی کو اپنیز کس کی تکلیف ہوتی ہے اگر ایم بیویں نہ ہو تو ایک سختی کے اندر اندر اس کی تو جان چلی جائے گی تو میں گورنمنٹ کی توجہ اس چیز پر دینا چاہوں گا کہ سری یہ نا انصافی کیوں ہو رہی ہے مہربانی کر کے ذرا وہ کسرن ڈیپارٹمنٹ سے یہ پوچھا جائے کہ ایک حلقہ میں صحیک ہے کہ وہ مشر صاحب ہیں ہم تو اعتراض ضرور کرتے ہیں کہ جی ایم بیویں مشر نے غلطی کی ہے۔ جعفر مندو خیل نے غلطی کی ہے اور فلاں نے غلطی کی لیکن آج ہم یہ کہیں گے کہ ہم تنقید برائے تغیر کر رہے ہیں تو وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے میرا صرف یہ اعتراض ہے کہ جناب وہ ہمیں جواب دیں کہ یہ ایم بیویں کس کھاتے میں ایک شہر میں ہیں with due respect میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کیونکہ وہ ہیلتھ کے ہیں تمام ایم بیویں میں اگر آپ دیکھیں وہ مریضوں کی جگہ سے ان میں باقی لوگ گھوٹے پھرتے ہیں سر آپ کوئی شہر میں اگر دیکھیں میں جعفر خان صاحب سے یہ request کروں گا کہ وہ ہوم مشر ہیں وہ ان پر نظر رکھیں۔ آپ کو مریض کم اور باقی لوگ زیادہ نظر آئیں گے تو سری یہ ایک ضروری ایئم تھا اس لئے میں نے آپ لوگوں کی توجہ دلائی اسکلی کے دوستوں سے امید کرتا ہوں کہ اس میں سب میری مدد کریں گے اور اس کو فیور بھی کریں گے Thank you very much

میر عبدالکریم نوشیر والی (وزیر ایکسائز) : میں زیر و آور سے فائدہ اٹھاتے ہوئے.....  
جناب اپنیکر : آپ تشریف رکھیں اور میری باتیں پلیز میری بات سن لو پھر بیٹھ کریں

آپ بات فریز ری پیغمبر کی میں توجہ دلانا چاہوں گا کہ آپ حکومت ہیں حکومت کے وزراء صاحبان ہیں آپ کی کابینہ ہے constitution یہ کہتا ہے کہ اپنے مسائل جو بھی ہیں حکومتی مسائل وہ آپ اپنی کابینہ میں لا سکتے ہیں اس کے بعد اس کو ہمیں پر لائے یہاں پر آپ اگر بات کرتے ہیں ..... میری بات کو تو مکمل ہونے دیں خدا کے دامنے آپ کو نہ صبر ہے نہ عذاب کا پتہ ہے نہ آپ کو صبر ہوتا ہے۔ (ماچک بند)

**جناب اپسیکر:** پلیز تشریف رکھیں یہ حقیقی بھی گفتگو ہے اس سب کو میں ایک جھنپڑ کرتا ہوں میٹھیں جی آپ تشریف رکھیں جی۔ آپ میٹھیں جی مجھے ..... کریم نو شیر و انی میٹھے جاؤ۔

**سردار غیر علی عمرانی:** جناب والا بڑے ادب سے میں request کرتا ہوں آپ کو آپ ایک کریم پر کنٹرول نہیں کر سکتے پھر اس ہاؤس میں ہمارا آنا ضھول ہے ایک کریم کا آپ سے ہم جا کر باہر بیٹھنے ہیں ہر وقت کریم جو بھی بات کرتا ہے کھڑا ہو جاتا ہے ایک کریم نے کوئی بینگ کیا ہوا ہے (شور)

**جناب اپنے کریم نو شیرازی** یہ بازار نہیں ہے کہ کوئی میدان نہیں ہے اکاڑا نہیں ہے۔ (شور)

جناب اپنیکر: آپ تعریف رکھیں جی۔

**پنس موی جان:** پوائنٹ آف آرڈر سر میں یہ request کروں گا چیز سے آپ سے اپشنلی کہ جیسے سردار صاحب ایک ازتبل ممبر ہے اور کریم صاحب بھی ہمارے ازتبل دوست ہے میں یہ کروں گا کہ سرکمی پر کچھرا اچھانا اس انداز میں ہم پاریساں لوگ ہیں لوگوں نے ہمیں ووٹ دے کر بھیجا ہے تاکہ ہم یہاں ان کے حقوق کی بات کریں سر میں یہ request کروں گا گورنمنٹ کی طرف سے اور کریم صاحب سے اپشنلی میں ریکویسٹ کروں گا تھیک ہے توک جھوٹ ک ہوتی ہے سرہم

ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں لیکن جناب والا with due respect میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ کسی کی پرسنلیتی پر بات کرنا انہوں نے نام لے کے پشتو خواہ کا، پشتو خواہ مدرسدار مصطفیٰ ترین کا نام نہیں ہے، پشتو خواہ بالفرض محمود اچکزئی کا نام نہیں ہے پشتو خواہ کو ایک بہت بڑے علاقے کے لوگوں نے مینڈیٹ دیا ہے تو سرکل وہ اٹھ کے خدا خواستہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب کے خلاف بات کرے یا کوئی خدا خواستہ اٹھ کے مدرسدار عطاء اللہ صاحب کو کہیں یہ سب محترم لوگ ہیں میں رنکیت کروں گا کہ یہ غیر پاریسمانی الفاظ ہمارے ہمارے ساتھ ذیب نہیں دیتے Thank you very much جناب اپسیکر: بہت بہت شکریہ۔ یہ دونوں کی جو منگلو ہوتی ہے از جبل مبرز کی اس کو میں ایکچھ کرتا ہوں اور اب مزید اس پر بحث کوئی نہیں کرنے دوں گا آپ بولنا چاہتے ہیں زیر و آور میں۔ می بولیں۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اپسیکر بھی کوئی مسئلے پر بولے یا آپ کو قلم نائے جو ہم نے تیار کیا ہے یہ تو مسئلوں پر آپس میں لازر ہے ہیں پھر بھی ہم بولیں گے۔

جناب اپسیکر: آپ اپنی بات کریں جو کرنی ہے اپنی بات کریں۔

ڈاکٹر تارا چند: سر میری آج یہ خواہش ہے کہ میں نے بیٹھے بیٹھے قلم تیار کی ہے وہ میں سنادوں تھوڑا احوال بھی صحیح ہو جائے گا سر آپ کو ثواب ملے گا۔

جناب اپسیکر: یہاں کوئی مشاعرہ نہیں ہو رہا ہے نہیں تارا چند صاحب یہاں کوئی مشاعرہ نہیں ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: آپ اجازت نہیں دیں گے۔

جناب اپسیکر: نہیں نہیں یہاں مشاعرہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: نہیں جب اپسیکر صاحب اجازت نہیں دے رہے ہیں پھر ہم نہیں بولیں گے۔

جناب اپسیکر: نہیں آپ اپنا مسئلہ پر بولیں۔

ڈاکٹر تارا چند: سروہ مسئلہ قلم میں ہے پانی کا مسئلہ ہے بھلی کا مسئلہ ہے وہ ہماری قلم میں ہے سرہم

جس طرح سے بولیں آپ ہمیں اجازت دیں۔

جناب اپنیکر: اچھا بولئے بولئے جی بولئے جناب۔

ڈاکٹر تارا چند: تمہیں تمہاری ایک سویں صدی مبارک۔

اپنا تو سفر ابھی جاری ہے دوستو۔

ترقی کے بلند و بالایہ دعوے کیے

ترس رہے ہیں ایک بوند پانی کو دوستو

گر حاکم آئیں شہر میں تو جگہ کا اٹھے اپنا شہر

ورنہ تو تاریکیاں مقدار میں ہیں دوستو

تعییم و علاج کی سہولت بھی اکٹھان کے لئے

لوگتی ہیں جو وطن کو دونوں ہاتھوں سے دوستو

ہمیں تو سڑک کی سہولت بھی میر نہیں تارا

تم کس ترقی کی بات کرتے ہو دوستو

شکر یہ ہے۔

جناب اپنیکر: شکر یہ ہی چلتے ہی جی جناب سردار صاحب آپ بھی بولنا چاہیں گے جی ارشاد فرمائیے۔

سردار عبدالحفیظ لوفی: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپنیکر جیسے میں پہلے بھی ایوان میں آیا تھا پر سردار آخر میتگل صاحب کی گورنمنٹ تھی ابھی تو ہماری دوسری گورنمنٹ آگئی ہمارے ۲ روڑیں ہمارے علاقے کے اندر بن رہے ہیں ایک چھوٹی سی روڑی ہے زیارت نو سنگاوی دوسری روڑی ہے صڑی ہے دکی نو اوسڑی وہاں دونوں روڑوں کے کام بالکل بلاک ہو چکے ہیں اور ٹھیکیداروں کو آور ہمکنٹ ہو چکا ہے ٹھیکیدار ہمکنٹ لے چکے ہیں اور کام جو ہاں پر بندویریان پڑا ہوا ہے تو میں بتو سطھ آپ کے آج تو دزیر اعلیٰ صاحب بھی نہیں ہے پہنچیں کل آئے گا یا نہیں۔ تو اس کی جگہ پر جعفر مندوخیل صاحب بیٹھے

ہیں میں ان سے ریکوئیسٹ کروں گا کہ ایک روڈ پر تو ہم نے انہوازی بھی کرانی ہی اس وقت اگر آپ لوگوں کو یاد ہو وہ انکو ازی ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ذکر سے حسنی روڈ والی اور وہاں پر ہمارے حساب کے مطابق ایک کروڑ اسی لاکھ کا غنیمہ ہو چکا ہے۔ حال ہی میں ہمارے ایکشن ہو رہے تھے اس ایکشن میں ہم اسی روڈ پر جاتے تھے اور اسی کھنڈوں میں گرتے تھے لوگوں کے ایکٹیڈنٹ ہوتے تھے جبکہ روڈ کا کام کاغذوں میں مکمل ہو چکا ہے اور پہلے جو پراجیکٹ ڈائرنیکٹر تھا وہ پراجیکٹ ڈائرنیکٹر واپس آگیا ہے لہذا ہم اس ایوان سے اور اس گورنمنٹ سے ریکوئیسٹ کرتے ہیں کہ اس روڈ کو انٹھیکیدار نے پیسے لے بھی ہیں تو اسٹھیکیدار کو خدارا کہہ دیں کہ وہ روڈ مکمل تو کریں۔ بعض کنوڈ ہاتا تو لیں۔ دوسری بات یہ کہ وہاں اس ڈوزر سے مٹی اٹھائی گئی ہے اور جناب پراجیکٹ ڈائرنیکٹر صاحب نے انھیکیٹر صاحبان اس کے ساتھ مل کر رسول میل کے فاصلے پر مٹی کا لیڈ دیا ہوا ہے لے انکو ستر جو ہے وہاں پر پڑی بھی ہوئی تھی سولینگ کی ہوئی تھی اور اس کے اوپر بھری ڈال کر اس کا بھی ہندست کر دیا گیا ہے۔ چھوتو تیر روڈ کی حالت آپ خود کیجھ رہے ہیں وہاں پہاڑ جیسے مٹی کے ڈھیر بنا دیے گئے اور کوئی کام نہیں ہے لہذا ہماری گورنمنٹ سے یہ ریکوئیسٹ ہے کہ بھی ان روڈوں کو کب تک مکمل کیا جائے گا اور کیسے مکمل کریں گے۔ مہربانی۔

جناب اپسیکر: Thank you جی شکر یہ تھی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پوائنٹ آف آرڈر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اپسیکر: بھی کیا پوائنٹ آف آرڈر زیر آوار چل رہا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا بھی تو مسئلے باقی ہیں ہمارا ایک مسئلہ یہ ہے یہاں کوئی ذکر نہیں کرنے لاکھ کا چوری ہو چکا ہے جناب والا اس پر بات پوائنٹ آف آرڈر یہ گورنمنٹ نے لوٹ مار شروع کی ہے وہ لیوریز والے سارے ہمارے گھر میں بیٹھے ہیں۔

(شور)

جناب اپسیکر: ایک وقت میں ایک مسئلہ۔ وہ گورنمنٹ میں نہیں ہے وہ وزیر نہیں ہے۔ (شور)

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب والا سرکاری ملازم ایم پی اے، ایم این اے، بیٹھر وغیرہ کو جو طے تھے ان کی تحوواہ بھی تک نہیں دی گئی۔ بیت المال کے پیسے کوئی ذی سی آفس سے چوری ہو چکے ہیں اخباروں میں آیا ہے۔ جناب والا ابھی گورنمنٹ ذی سی سارے سارے لوٹ مار کر رہے ہیں اس پر گورنمنٹ کوئی ایکشن نہیں لے رہی ہے اور سارے لیویز والے جو گورنمنٹ نے ہم لوگوں کو دیے وہ ہمارے گھر پر بیٹھے ہیں کہ ہم کو تحوواہ دی جائے جس ہم لوگ یہاں پوچھتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ تو ذی سی صاحب لے گیا جناب والا اگورنمنٹ نے اس پر کوئی انکواری ہی نہیں کی وہ آدمی ابھی تک گرفتاری ہی نہیں ہوا ہے تو جناب والا یہ گورنمنٹ کیسے چلے گی یہ گورنمنٹ کی لوٹ مار کب تک رہے گی ذی سی بھی چوری کریں یہاں سارے چوری چور بھرتی ہوئے ہیں۔ (شور)

**میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر ایکسائز):** اس کے لئے آپ فریش قرارداد لائیں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** چھوڑ و تمہاری باتیں ایسی ہے۔  
**میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر ایکسائز):** سمجھ گیا۔ آپ نے زیر و آور میں تقبول دیا۔  
**جناب اپسیکر:** آپ بیٹھیں تشریف رکھیں۔ میں نے اجازت دی اس کو آپ کون ہیں اس کو روکنے والے جب میں نے اجازت دی تو آپ بیٹھے سنگی مہربانی۔

**میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر ایکسائز):** سر پھر آپ ہمیں بھی بولنے دوتا کہ ہم جواب بھی دے دیں۔ (شور)

**جناب اپسیکر:** بات تو کمل کر لیں وہ آپ ایک دم ایسے چمدک پڑتے ہیں پتہ نہیں کیوں (شور)  
XXXXXX XXXX XXXX XXXX XXXX XXXX (برائے کاتب حذف شدہ)

(جناب اپسیکر کے حکمر سے کارروائی سے حذف کردیے گئے)۔

**جناب اپسیکر:** مجھے آپ اس بات پر مجبور نہ کریں کہ میں دونوں کونکال دوں اور یہ آپ لوگ۔ آپ تشریف رکھیں جی۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** تو جناب والا اس پر کوئی انکواری کیا جائے لوگوں کو پکڑا جائے

ذیہی کے خلاف۔ اس کو suspend کیا جائے۔

جناب اپنیکر: آپ نے بولنا ہے ایک منٹ ٹھہریں وہ بول لیں اپنی بات کر لیں۔ ہو گئی آپ کی بات۔ چلے میر صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا ہم تو اس بات پر واک آؤٹ کرتے ہیں لوگوں کو بولنے نہیں دیا جاتا۔ (سردار غلام مصطفیٰ خان ترین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب اپنیکر: چلے گئی آپ بول چکے۔ ایک دفعہ تو بول چکے ایک پاؤٹ پر ایک دفعہ اجازت ملتی ہے۔

حاجی علی محمد نو تیزی: جناب اپنیکر میں ابھجو کیش کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور ایک میرا مسئلہ ہمارے زریعہ میکنچ چاٹی کا تھا چونکہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں اس کے بارے میں بعد میں ہتا دوں گا صرف اس بارا بھجو کیش کے بارے میں۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ہمارے وزیر سردار عبدالرحمن کھیڑکان جیسے وہ کام کرتے ہیں میرے خیال میں دوسرے اگر وزیر ان جیسا کام کریں میں اس کو دو دینا چاہتا ہوں۔ ہر ایک کا خیال رکھتا ہے ہر ایک علاقے کا ہر ایک ایم پی اے کا اور ہمارے دوسرے مفسر صاحب ہے سردار شاہروہ ایک تو ان کا خالی ہزارہ ہو دوسرا مسلم یعنی ہو ہمارے علاقے میں اتنے لوگ بھرتی کئے ہیں سب ہزارے ہم نے ان کو واپس کیا ہے ہمارے وزیر اعلیٰ نے ہمیں یہاں یقین دہانی کرائی کہ ان کا جو آرڈر ہے واپس کیسٹل کریں گے لیکن ابھی تک وہ کیسٹل نہیں ہوا ہے ہماری ریکوبیٹ حکومت سے ہے وہ کیسٹل کریں کیونکہ ہمارے علاقے میں اپنے بندے ہیں وہ کوئی سے کیوں بھیجا ہے کیا وجہ ہے تو ہماری یہ گزارش ہے کہ اس کے اوپر آپ ایکشن لیں۔

جناب اپنیکر: شکریہ ہی۔ گی جناب سردار صاحب۔

سردار فتح علی عمرانی: جناب اپنیکر صاحب کل پرسوں آپ نے اخبار میں پڑھا ہو گا سردار شاہ علی ہمدور سردار عبدالرحمن نے بولا ہمارے خلاف کوئی کرپشن ثابت ہو کوئی بھی ثابت کریں مفسری بھی

چھوڑیں گے رکنیت بھی چھوڑیں گے سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار ہیں تھیک ہے میں تو سردار عبدالرحمٰن کھیتران کے پاس نہیں گیا ہوں نہ اس نے میرا کوئی کام بھی کیا ہے کل میں سردار شاہ علی کے پاس گیا۔ بھی ایک لڑکا ہے اس نے بی ایڈ کیا ہوا ہے۔ ۹۳ء والے کوئی نہیں تھے اس نے اتنا وہ بھی دیا۔ اس کا حق ہے اس کو حق دیں مجھے کہہ رہا تھا آپ جا کر ایسوی ایشناں والوں سے ملے ان سے میں وہ لست بھیجن چکر میں جا کر کام کروں گا تو میں واپس آیا تھا جوڑا است بنا ہوا ہے اس کے لئے صرف ہزارہ ہوا اور ایسوی ایشناں والوں سے ملا ہوا ہے میں ثابت کروں گا اس ہاؤس میں کہ اس کے خلاف کر پشنا ہے اس قطور پر ثابت کروں گا۔

**جناہ اپنیکر:** شکریہ جی۔ جی جناہ آپ کے کافی سوالات ہو گئے ان کا جواب پہلے شروع کرتے ہیں جی سردار صاحب جو پہلا سوال تھا۔

**جناہ اپنیکر:** اب زیر و آور کے سوالات کے جواب کون دے گا جی سردار صاحب آپ۔ سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر تعلیم) : جناہ والا آج وزیر اعلیٰ صاحب نہیں ہیں اور سینئر فنڈر بھی نہیں ہے میں ہی جواب دے دوں ہمارے معزز اراکین صاحب نے جو فرمایا سب نے پہلا پوائنٹ سردار مصطفیٰ ترین صاحب نے معیار تعلیم کے بارے میں اخalta ہے تو میرا ان سے مکمل اتفاق ہے کہ خاص کر پرائمری کی سطح پر یا میکر کی سطح پر معیار تعلیم ہقص ہے اس کی میں ایک مثال دلچسپ آپ کو سناتا ہوں کہ میرے آفس میں ایک کلرک بھرتی ہو کر آیا ہے تو میں نے کہا تم کون ہو اس نے کہا میں یہاں پر کلرک ہوں۔ میں نے کہا کچھ آتا جاتا ہے کہا میرے ایف۔ اے تعلیم ہے گزارہ کرتا ہوں۔ میں نے کہا بلی کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں کہتا ہے Dog۔ اس کے بعد یہ رمضان شریف کا واقعہ ہے میں نے کہا روزے رکھتے ہو کہا میں روزہ ہے تو میں نے کہا تراویح پڑھتے ہو کہا اس سال شروع کی ہے تو میں نے کہا تراویح کی کتنی رکعتیں ہوتی ہیں کہا ۲۰ رکعتیں۔ میں نے کہا نیت کیسے کرتے ہو کہا نیت کرتا ہوں میں رکعت۔ میں نے کہا کشمکش پڑھ لیتے ہو۔ تو تعلیم کا معیار ہمارا اس حد تک ہے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے پاس کوئی ایسا جادو تو نہیں ہو گا کہ میں تعلیم کا معیار بلند کروں اور

اس کو خاص کر پنجاب یا صوبہ سرحد کے لیوں پر لا دیں اس وقت سب سے اچھا معیار صوبہ سرحد کا ہے اس کے بعد پنجاب ہے اس طریقے سے ہماری کوشش ہے کہ معیار تعلیم کو بلند کیا جائے مجھے تین چار ماہ ہوئے وہ پربنا ہوں ہم سے جتنی کوشش ہو رہی ہے کہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ سردار صاحب نے پرانی بیویت اسکول کی گرانٹ کا کہا ہے یہ اس سلطے کی کڑی ہے کہ ہم پر پرانی بیویت اسکولوں کو گرانٹ ایڈیشنل کے تحت امداد دیتے ہیں باقاعدہ اس کا ایک ہیئت ہے ہمارے بجٹ میں تاکہ معیار تعلیم بلند ہو باقی ولڈ بینک نے ایک پانچ سالہ یہاں پر اجیکٹ شروع کیا تھا اس میں ہمیں اس سال پچیس چھیس سو پونصیں دی گئی ہیں ہم نے ۴۵ پر محنتی کا آغاز کر دیا ہے اس میں ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جو اور لوڑا اسکول ہیں ان کو ایڈیشنل پونصیں دیں پھر جب ہمارے پاس کئی پونصیں بچ جائیں تو نئے اسکول قائم کریں گے۔ ایک ذاتی وضاحت میں نے پرنس کے سامنے کہا تھا اور آج بھی اس آزمیبل فلور پر کہتا ہوں کہ ایک بحیثیت ایک مسلمان کے بحیثیت ایک قبائلی سردار کے میں قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتا ہوں کہ جے وی پھر یا معلم قرآن اس پر ایک پیسہ مجھ پر ایسا ہے جیسا کہ مجھ پر میرے بچوں کا خون ہو۔ اس سے میں زیادہ وضاحت نہیں کرتا چاہتا اور نہ اس سلطے کو بڑھانا چاہتا ہوں اس فلور پر اس سے زیادہ بڑی قسم ہونیں سکتی بحیثیت قبائلی سردار کے اور بحیثیت مسلمان کے۔ دوسرے ایمبویلنس کا پرسوسی نے ذکر کیا ہے ایمبویلنس آئی ہیں اور شاید اس سلطے میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب سے بات ہوئی ہے کچھ علاقوں کو ایمبویلنس فراہم نہیں کی گئیں انشاء اللہ و زیر اعلیٰ صاحب اور ضرر ہیلتھ پینچ کریں مسئلہ ہم فوری طور پر حل کر لیں گے کسی علاقے کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ کچھ ایمبویلنس اور صوبائی حکومت کے پاس کچھ اے سبی آئی کی گاڑیاں آئی ہیں۔ پہلے کشم کے پاس چھپی رہی اب کچھ علاقوں کو دی گئی ہیں کچھ علاقوں کو دی جا رہی ہیں ایشیں بنی ہوئی ہیں تو انشاء اللہ کسی علاقے کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ تمیرا ہمارا معزز ارکین نے ذکر کرنی روڑ میں غبن کی نشاندہی کی ہے تو صوبائی حکومت کی طرف سے میں یقین دہانی کرتا ہوں اس میں کوئی محکیدار یا ملازم ملوث ہوئے یا غبن ہوا تھا اس کی تحقیقات کی جائے گی جو اس کا ذمہ دار ہوا اس کو مزاودی جائے گی

کیونکہ یہ اہم روڈ ہے یہ یمن الصوبائی روڈ بن جاتا ہے ہمارا کوئی مسئلہ پنجاب کے لئے تبادل راستہ ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے جو وسائل ہیں اس کو بروئے کار لایا جائے۔

**جناب اپیکر:** جی سردار صاحب۔

**سردار شاہ علی ہزارہ (وزیر تعلیم):** جناب ہمارے معزز رکن سردار تین صاحب نے وزیر اعلیٰ کی جو پالیسی اپتھیج تھی انہوں نے تعلیم کے حوالے سے اس اپتھیج کا حوالہ دیا ہے ہمارے محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے جو اپنی تقریر میں جو کچھ فرمایا تھا ہماری کوشش ہے ہم اس پر قائم رہیں۔ تعلیم کے حوالے سے سردار صاحب نے جو کچھ فرمایا تعلیم کے معیار کے حوالے سے خاص کرتے ہیں اس بارے میں اپنے سارے ممبران سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ خدا کے واسطے ہمارے تعلیمی اداروں میں چاہے اسکوں ہو، کالج ہو، سیاست کو دخل نہ دے یا یہ کوشش نہ کرے کہ وہ اپنی سیاست کو اس ادارے میں چلائے تاں جیسے دو با تھے سے بھتی ہے تعلیمی معیار صرف مکمل کی کوششوں سے اس کا معیار نہیں بروٹھ سکتا ہے آپ بھی علاقی کے نمائندے کی حیثیت سے کوشش کریں تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ تعلیم کے معیار کو گرنے نہ دیں اگر کسی کالج یا اسکوں میں یہ کوشش کریں گے وہاں سیاست چلائیں تو یہ موقع نہ کریں کہ وہاں پر تعلیمی معیار اونچا ہو گا دوسرا تعلیم کو عام کرنے کے حوالے سے جیسا سردار صاحب نے فرمایا ہماری کوشش ہے کہ ہم اس صوبے میں تعلیم کو عام کریں اس کے لئے کوشش ہے خواتین کی یونیورسٹی کے بارے میں وفاقی حکومت کو لکھا ہے اور کالجوں میں تین سو پچاس پیکھاروں کی پوٹھیں خالی ہیں ان کو کثریکث پر بھرتی کرنے کا ہم کوشش کر رہے ہیں خضدار یونیورسٹی میں کمپیوٹر تعلیم شروع کر رہے ہیں انشاء اللہ ایم بی اے کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے بلوچستان یونیورسٹی میں شروع کر رہے ہیں باقی نقل ختم کرنے کے لئے جلد ہی ایک مسودہ قانون پیش کر رہے ہیں باقی ہمارے سردار تو تیزی صاحب نے فرمایا اس کا میں جواب دے سکتا ہوں اور دے رہا ہوں تو تیزی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنا ہزارہ بھرتی کیا میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ چانگی میں ہزارہ بتتا ہے یا نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق ہمارے جو طالزم جے اے ٹی

ہوتے ہیں جو بھی ایڈ کرنے کے بعد ایس ایس ٹی کے لئے کوایفاٹی کرتے ہیں ہم ان کو ترجیح دیتے ہیں اس دفعہ جو ہمارے ملازم بچائے ٹھیک جو کہ ایس ایس ٹی کے لئے کوایفاٹی کر سکتے تھے ہم نے ترجیح دی ہے اور مختلف اضلاع میں ان کا تجارت کیا ہے ہمارے سردار صاحب اسی کا حوالہ دے رہے ہیں۔ پرموت کر کے خالی آسامی پر وہ ہم نے بھیجے ہیں ہمارے عمرانی صاحب نے جو فرمایا وہ صحیح فرمادے ہیں وہ بھی بچائے ٹھیک کا حوالہ دے رہے ہیں جو بچائے ٹھیک کے بعد بھی ایڈ کر لیتے ہیں ان کو ترقی دیتے ہیں۔ جو ۱۹۹۳ء سے ایس ایس ٹی کے لئے کوایفاٹی کر رہے تھے۔ جناب آپ کو معلوم ہے ہمارے اساتذہ کی ایک ایسوی ایشن ہے انہوں نے اس خاص علاقے میں اپنے آدمیوں کی سفارش کی جس اساتذہ کا عمرانی صاحب نو تیزی صاحب ذکر کر رہے ہیں ان کے نام شامل ہیں مل میں نے ان کو سمجھایا جو ہمارے بچائے ٹھیک ونگ ہیں جو میرٹ پر آتے ہیں اسی ایسوی ایشن کی سفارش پر ہم ان کو بھرتی کرتے ہیں تو ہمارے عمرانی صاحب کا اعتراض ہے نام کیسے آیا ہے وہ اس کی تفصیل بتائیں تو پڑھ چلے گا یہ قصہ ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب ہم سب یا ایسوی ایشن کے سامنے جا کر جھکیں یہ وزیر کا کام ہے یا اسکی ایسوی ایشن کا ہے بتائیں؟  
سردار شمار علی ہزارہ (وزیر تعلیم): ہمارے سردار صاحب اسی کا حوالہ دے رہے ہیں اب میں آپ کے جواب کی طرف آ رہا ہوں ہمارے عمرانی صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ صحیح کہتے ہیں وہ ایک بچے۔ اے۔ ٹیز کا حوالہ دے رہے ہیں جو ۹۲ میں ہے۔ بچائے ٹھیک کے بعد بھی ایڈ کر کے کوایفاٹی کر دیا اور ایک ہمارا اساتذہ ہے جو ہوں نے ۹۳ میں بھی ایڈ کرنے کے بعد ایس ایس ٹی کے لئے کوایفاٹی کر رہے تھے جناب اپنے آپ کو بھی اس بارے میں معلوم ہے کہ ہماری باقاعدہ ایسوی ایشن ہے انہوں نے اس پارٹی کو علاقے میں اپنی آدمیوں کی سفارش کی جس میں جس اساتذہ کا آپ ذکر کر رہے ہیں عمرانی صاحب اس کا نام اس میں شامل نہیں تھا مل جب یہ میرے پاس آیا تو میں نے سمجھایا کہ جو سرو ٹنگ بچے۔ اے۔ ٹیز ہے ہمارے جن کے سروں ہے وہ دس پندرہ سال سے اوپر ہے وہ باقاعدہ

ایسوسی ایشن کے ذریعے اسے ان کی بھرتی ہوتی ہے جو میرٹ پر آتے ہیں جو کو الیفائی کرتے ہیں  
ایسوسی ایشن کی سفارش پر ہم ان کو بھرتی کرتے ہیں تو ہمارے عمرانی صاحب کا یہی اعتراض ہے کہ ۹۲  
میں جس نے کو الیفائی کیا ہے بی ایڈ کے لئے اس کا نام نہیں آیا ہے تو ۹۳ء میں کرنے والا بھی ایڈ کرنے  
کے بعد جس نے کو الیفائی کیا اس کا نام کیسے آیا تو میں نے ان کو سبھی صحابیاں قصہ ہے۔

**سردار عبدالحقیق لونی:** جناب اچیکر point of order میں اپنے وزیر صاحب سے پوچھنا  
چاہتا ہوں کہ ہم لوگ سب پھر ایسوسی ایشن کے سامنے مجھے یادو زیر کے سامنے آجائے یہ وزیر کا کام  
ہے یا ایسوسی ایشن کا کام ہے۔

**سردار شمار علی ہزارہ (وزیر تعلیم):** جناب اچیکر یہ میرے دفتر میں آجائیں میں اس کا  
جواب دے سکتا ہوں میں ایسی ڈی اوسے بات کرنے کے بعد اس کا جواب دے سکتا ہوں۔

**حاجی علی محمد نو تیزی:** آپ اپنے ڈی اوسے کیا بات کرے گا ہمارے لوگوں کو ترقی نہیں دیا ہے۔  
جناب اچیکر: بات نہیں میں محسوس کر رہا ہوں یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس پر اگر آپ صاحبان سیر  
حاصل بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس پر باقاعدہ تحریک لائیں تاکہ اس کو باقاعدہ طریقے سے نمائیا جائے  
اس طرح اور بہتر ہے گا جائے اس طرح question and cross question کی  
بجائے وہ بہتر ہے گا اس کو آپ ہاؤس میں لائے اس پر سیر حاصل بحث کریں اور پھر گورنمنٹ کو  
پوچھیں گے ہم next item on the Thank you very much مہربانی ہی  
آج کا ہی ہے order of the day پر جو ہے مسودہ قانون ہے میں وزیر برائے  
اعلیٰ تعلیم سردار شمار علی سے گزارش کروں گا کہ وہ مسودہ قانون جناح یونیورسٹی کو کیا مصادرہ نمبر احمد رہ  
1999ء میں کریں۔

**سردار شمار علی ہزارہ (وزیر تعلیم):** میں جناح یونیورسٹی کا مسودہ قانون مصادرہ 1999ء میں  
کرتا ہوں۔

**جناب اچیکر:** مسودہ قانون نمبر احمد رہ 1999ء میں ہوا مسودہ قانون کو مزید غور و غوض کے لئے

مجلس قائدہ برائے صنعت محنت و تعلیم صحت ولوکل گورنمنٹ کے پاس پر کیا جاتا ہے شکریہ جی اب اُنکی ایک قرارداد ہے میر عبدالغفور لکھتی کی۔

**جناب اپسیکر:** میں سردار عبدالرحمن خان کھجور ان صاحب سے گزارش کروں گا وہ آپ کے محترم سردار صاحب سے تھوڑے ناراض ہو کر چلے گئے ہیں آپ مہربانی کر کے ان کو لے آئیں مہربانی۔

**میر اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ):** غفور لکھتی صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے اس ترمیم کے ساتھ کے پورے مکران ڈویژن میں جو سیالاب آیا تھا وہاں کے زمینداروں کو کافی نقصان ہوا تھا وہاں کے مکان سیالاب کی زد میں آ کر تباہ ہو گئے تھے یہ بیچارہ اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ یہ دو وقت کی روٹیاں کھائے اسی ترمیم کے ساتھ پورے مکران ڈویژن کو آفیت زدہ قرار دے کر ان کے جو پبلک کے اثرست ہیں وہ معاف کئے جائیں اور سال تک ان کے جو اصل زر ہے ان کو فری کیا جائے مہربانی جی۔

**جناب اپسیکر:** میں از-بل ممبر جو تشریف لے گئے تھے ہاؤس سے باہر واپس آنے پر سرت کا اظہار کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں انہیں اپنے پارلیمانی روایات کا احساس ہے اور وہ اس میں بھرپور حصہ لے کر اپنی کارروائی کو آگے بڑھائیں گے بہت بہت شکریہ۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** point of order یہ جناب والا تین کروڑ روپے غبن ہو چکا ہے وہ لیوین والے ہمارے گھر پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو تنخواہ نہیں مل رہی ہے کریم کے گھر پر بھی بیٹھا ہوا ہے اس کے خلاف ڈیسی کوفور اسپینڈ کیا جائے اور اس کے خلاف کارروائی کی جائے تین کروڑ روپے جناب والا یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** سردار صاحب کی بات بھی صحیح ہے ایک الگا ر نے واقعی ڈیسی آفس میں غبن کئے ہیں اس کے خلاف کیس بھی درج ہوا ہے اس کے وارنٹ بھی لکھے ہیں اس کو گرفتار کریں گے اور پسے انشاء اللہ برآمد کریں گے۔

**جناب اپسیکر:** نہیں جناب وہ غریب ملازمین کا کیا بنے گا؟

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اپنیکر یہ پسی ڈی سی کے چیک سے کالے گئے ہیں یہ پھر آپ ڈی سی کو کیسے چھوڑ رہے ہیں سارا لوٹ مار تو ڈی سی نے کیا ہے یہ تو جناب والا صاف ظاہر ہے کہ ایک لکڑ بیچا رہ کیا کر سکتا ہے سارے پسی چیک سے نکلتے ہیں۔ ڈی سی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ افراد پر بھی ہاتھ ڈالو جو کر پت ہے۔

جناب اپنیکر: ایک معزز وزیر آپ کو تسلی دے رہے ہیں آپ کو بتا رہے ہیں کہ وہ اس مسئلے میں ہر طریقے سے تفییش کر کے تحقیقات کر کے جو بھی قصور و اوارہ ہے اس کو سزا لے گی۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ): اگر ڈی سی بھی اس غبن میں طوٹ ہوا اس کو بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر ایکسائز): point of order جناب اپنیکر یہ ملازموں نے کیا قصور کیا ہے ان بیچاروں کا تجوہ ابھی تک بند ہے۔

جناب اپنیکر: نوشیر وانی صاحب ابھی تو سردار صاحب کو راضی کر کے لایا پھر تاریخ کرنا چاہتے ہو کیا؟

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر ایکسائز): نہیں سردار میرا بھائی ہے سردار کے موقف کی میں تائید کرتا ہوں کہ یہ ملازموں کی تجوہ ہے ان کے لئے تو کچھ نہ کچھ کریں۔

جناب اپنیکر: وہ آپ کا کام ہے حکومت تو آپ ہیں بھائی آپ دلو میں نہ ان کو۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر ایکسائز): جناب اس وقت خزانہ فناں فشر کے پاس ہے اگر میرے پاس ہوتا تھا میں اس وقت تجوہ ادا کر دیتا تھا۔

جناب اپنیکر: ہاں پھر چھوڑ دے حکومت اگر نہیں کر سکتے ہو۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر): چونکہ حالیہ شدید بارشوں کی وجہ سے کانچ سب ڈوڑھن پسی ضلع گودار کے زمینداروں کا شنکاروں کی فصلات باغات اور بہارات وغیرہ جاہ ہو چکے ہیں اور علاقے میں قحط سالی کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے مفارش کرتا ہے

کہ وہ پہنچی سب ڈویژن ضلع گوادر کو آفت زدہ علاقہ قرار دے اور مالیاتی بیکوں کے واجبات کو ایک سال تک موخر کرے نیز زمینداروں کا مشکاروں کا مالیہ عشرہ غیرہ بھی معاف کیا جائے۔

**جناب اپیکر:** چونکہ حالیہ شدید بارشوں کی وجہ سے کلانچ سب ڈویژن پہنچی ضلع گوادر کے زمینداروں کا مشکاروں کی فصلات باغات اور بندات وغیرہ تباہ ہو چکے ہیں اور علاقے میں قحط سالی کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے خارش کرتا ہے کہ وہ پہنچی سب ڈویژن ضلع گوادر کو آفت زدہ علاقہ قرار دے اور مالیاتی بیکوں کے واجبات کو ایک سال تک موخر کرے نیز زمینداروں کا مشکاروں کا مالیہ عشرہ غیرہ بھی معاف کیا جائے۔

**میر عبدالغفور کلمتی (وزیر):** جناب اپیکر گزشتہ میں نے ۱۹ اگسٹ ۱۹۷۳ کو ضلع گوادر میں بارشوں میں سیلابی شکل اختیار کر لی ہے اور تباہی مچادی ضلع کلانچ کے علاقے میں زمینداروں کے سارے بندھات وغیرہ سارے کے سارے بہہ گئے اور وہاں پر قحط سالی کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے اور وہاں اس کے باوجود دینک والے لوگوں کو بچ کر رہے ہیں اس لئے میں نے یہ قرار داد پیش کی ہے تاکہ حکومت بیکوں اور دوسرے مالیاتی اداروں کو یہ پابند کریں کہ وہاں کے زمینداروں کو زیادہ تنگ نہ کریں۔

**میر عبدالکریم نوشیر والی (وزیر ایکسائز):** جناب ملازموں کی جو تجوہ ہے وہ تو دلوں میں۔

**جناب اپیکر:** حکومت تو آپ ہیں آپ دلوں میں ان کو۔

**میر عبدالکریم نوشیر والی (وزیر ایکسائز):** جناب اپیکر۔ فناں منظر ہے اگر فناں منظر کا چارچ اگر میرے پاس ہوتا تو میں آج دے دیتا۔

**جناب اپیکر:** آپ حکومت چھوڑ دیں اگر نہیں کر سکتے۔

**میر عبدالرحمن کھیتران (وزیر تعلیم):** جناب اپیکر صاحب۔ یہ ہمارے محظز میر عبدالغفور صاحب کی قرارداد ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور اس میں اگر تجوہی سی ترمیم کر کے اس کو منظور کیا جائے تو میرا خیال ہے سارے بلوچستان کے لئے بہتر ہو گا۔ میرے علاقے بارکھان میں

وہاں کے سب کے باغات کو کافی نقصان پہنچا ہے اس میں یہ شامل کر دیں کہ جن جن علاقوں میں سیلاپ یا ٹالہ باری سے نقصانات ہوئے ہیں ان تمام علاقوں کو آفیت زدہ علاقہ قرار دیا جائے اور خاص کر زرعی پینک کے جو قرضہ جات ہیں غریب لوگوں پر جو نائم پر اس کی قطع ادا نہیں کر سکتے اس کے لئے وفاقی حکومت سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ ان کے ایک سال کے لئے واجبات موخر کر دیں۔

**جناب اپیکر:** آپ تو سارے حکومت کے وزیر بول رہے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ):** جناب ہمیں صوبائی حکومت پر قرار داد نہیں لانا چاہیے ہم خود حکومت میں ہیں اگر کسی اور جگہ سے ہو، ہر حال قرارداد آئی ہے تو میں اس کی حمایت کرتا ہوں چونکہ انفورصاہب ہمارے دوست ہیں لیکن طریقہ کاری نہیں ہے۔

**پرس موکی جان:** جناب میں بھی میر عبدالغفور صاحب کی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں لیکن ایک چھوٹی ترمیم ہے کہ گزشتہ سال جناب پورے قلات ڈویشن میں ہمارے علاقوں میں کافی ٹالہ باری ہوئی ہے بہت زمینداروں کو کروڑوں اربوں کا نقصان ہوا ہے جناب والا اگر یہ چھوٹ دی جائے میں صرف اپنا نہیں کہوں گا جن جن علاقوں میں ہمارے پشوون علاقوں میں مکران میں جہاں بھی ہوا ہے اگر گورنمنٹ ایک نیم ہنا کر دیکھ لے جیسا کہ سردار عبدالرحمن صاحب نے کہا ہے تو اگر مہر بانی کر کے سب کو ایک سال کی چھوٹ دی جائے تو میں اس ترمیم کے ساتھ حمایت کرتا ہوں۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب اپیکر مہر بانی میں نے قرارداد کی حمایت کرنی ہے میں میر عبدالغفور صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں چونکہ یہ علاقی کا اہم مسئلہ ہے اور وہاں پر جتنے نقصانات ہوئے ہیں بارش کی وجہ سے سیلاپ کی وجہ سے جتنی تباہی ہوئی ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہاں کے عوام کا یہ حق ہے کہ ان کو ریلیف دیا جائے اس کے ساتھ جو ترمیم آئی ہیں سردار عبدالرحمن کھیڑان نے یا آغا صاحب نے تو ان کی حمایت کرتا ہوں۔

**حاجی علی محمد نو تیزی:** جناب میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں پچھلے سال ہر جگہ ٹالہ باری

ہوئی ہے اور فصلات کو نقصان ہوا ہے حالیہ بارشوں میں چانگی میں کافی بارش ہوئی ٹالہ باری ہوئی  
چانگی ہو جو بھی علاقت ہوں سب شامل کے جائیں جیسا عبدالرحمن صاحب نے کہا۔  
**جناب اپنیکر: جی ترین صاحب۔**

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب میں غفور صاحب کی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔  
حقیقت یہ ہے کہ یہ ساری صوبے میں نقصانات ہو چکے ہیں تو اس میں اگر اس طرح زمین کی جائیں  
سارے صوبے کے لیوں پر کیا جائے ایک سال کا زرعی بینک جو قرضے لئے ہیں ہم تو کہتے ہیں ایک  
سال کم ہے دو سال ہو کیونکہ ہمارے چھوٹے چھوٹے زمیندار ہیں۔ آپ کو معلوم ہے جب ہم کسی  
بینک سے قرض لیتے ہیں ایک لاکھ قرضہ لیتے ہیں اور چالیس ہزار روپے رشتہ کے طور پر ہم سے  
واپس لیا جاتا ہے تو جناب والا یہ زمیندار اس صوبے کے اس قابل نہیں ہیں سارے صوبے میں  
نقصانات ہوئے ہیں تو یہ سارے صوبے کے لئے قرارداد منظور کی جائے۔

**سردار عبدالحفیظ لوئی:** جناب اپنیکر میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں اس میں ہمارا حلقو  
سنجاوی جس کا سروے ہو چکا ہے کہ وہاں پر ایسی ٹالہ باری ہوئی ہے کہ وہاں باغات کی ٹہبندیاں کاٹ  
دی گئی ہیں وہ چار پانچ سال تک کاشت کے قابل نہیں رہی۔ سنجاوی بیلٹ میں سب نے دیکھا ہذا  
سنجاوی حلقو کو شامل کیا جائے تاکہ وہاں نقصان سے بچ سکے۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر ایکسائز):** جناب والا میں اس کی حمایت کے علاوہ اس  
کی مخالفت کرتا ہوں۔ میں اس کی اب حمایت نہیں کر رہا چاہتا ہوں اس لئے بولتا ہوں کہ ابھی چند میں  
بلوچستان میں خلک سال تھی لوگ دعا کیں کرتے تھے خیرات کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل  
کرے اور جب رحمت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس درخواستیں ہوتی ہیں کہ ہمیں نقصان ہوا ہے  
جناب جب بارشیں ہوتی ہیں اس کا فائدہ بھی ہوتا ہے نقصان بھی ہوتا ہے جہاں تک بینک کے قرضے  
ہوتے ہیں اور بات ہے اگر بینک کے قرضے زمیندار نہیں دے سکتے ہیں ان کے بینک کے قرضے کا  
انٹرست چھوڑ کر اصل رقم کی قط کریں باقی جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے آپ کو پڑھے ہے ملک کی کیا

حال تھی چار پانچ ماہ آپ کے کوئی شہر میں گلے کی بیماری نزلہ زکام اس بارش کی نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی بیماریوں نے جنم لیا جب بارش ہوئی اس ملک میں اور اس وقت ان بارشوں سے اتنا آبادی ہوا پاکستان میں ہم اس کا تصور نہیں کر سکتے اس کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کے خلاف قرار دادلاتے ہیں کہ اس نے ہمیں نقصان دیا ہے بھائی بارش ہوتا ہے بارش میں نفع ہے نقصان ہے دونوں چیزیں ہیں شکریہ۔

(مداخلت)

**میر اسد اللہ بلوج (وزیر پبلک ہیلتھ):** جناب میں اسی کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہم صوبائی حکومت سفارش کر رہے ہیں بات یہ ہے کہ بینک کا تعلق سینzel گورنمنٹ سے ہے یہاں صوبائی حکومت نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** میں نے اس سے قبل آج بھی کہا اس سے پہلے گزارش کی ہے حکومت کا کسی تم کا کوئی کارروائی یہاں آتی ہے اپنی کابینہ کے توسط سے آنا چاہیے یہ طریقہ کار ہے اور آئینی طور پر بھی صحیح ہے انفرادی طور پر ایک وزیر صاحب ایک قرارداد ایک موٹن پیش کرتے ہیں یا ایک ایسی کوئی چیز پیش کرتے ہیں تو ایک مخلوط حکومت کے لئے اس کا ایک اچھا تاثر نہیں ہوتا ہے تو میرے خیال میں جب آپ مخلوط حکومت میں ہیں اور آپ اپنے تمام مسائل اپنی کابینہ میں بحث مبارحت کے بعد کیوں نہیں لاتے ہیں تو بیک زبان ہو کر آئیں اور جو طریقہ کار ہے اس کے مطابق پیش کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد ہر ممبر جو اپنی جانب سے ترا میم لایا ہے تو اس قرارداد کا یوں موضوع بنے گا۔ ان تمام علاقوں میں جہاں بارشیں وغیرہ ہوئی ہیں شامل کیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ ترمیم شدہ قرارداد کو منظور کیا جائے (قرارداد منظور کی گئی)۔

**پرس موسکی جان:** جناب جیسا کہ اسد اللہ بلوج نے کہا کہ ہم اس بلوچستان کے لئے اگر بھوک ہڑتاں کرنا پڑی تو ہم کریں گے میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم اسکے ساتھ ہیں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب میں ان کی حمایت کرتا ہوں اگر ضرورت پڑی تو ہم بھی کریں گے۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں (وزیر تعلیم): جناب اگر کل کا اجلاس شام کے لئے رکھیں تو  
مہربانی ہو گی۔

جناب اپسیکر: اگر سارا ہاؤس کہتا ہے تو تھیک ہے تاہم اس بھلی کی کارروائی ۱۸ افروری شام ۳ بجے  
تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی ڈیڑھ بجے دوپھر ۱۸ افروری ۱۹۹۹ء شام ۳ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)